وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۔ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ... بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر رأس المائۃ

Regd. No. L.

جلد ۱۱ | یوم ۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۸ مگھر سمت ...

چھایا ہوا گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفے پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام او | بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ اہل بیت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں درس قرآن شریف روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عصر ہوتا ہے اور صبح کے وقت حضور خلیفۃ المسیح عورتوں کو درس قرآن شریف دیتے ہیں جس میں ایک بڑی جماعت عورتوں کی حاضر ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ المومنین بمعیت حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب و جناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب بخیر و عافیت واپس قادیان پہونچ گئی ہیں حضرت صاحبزادہ کا ایک لکچر لودیانہ میں ہوا اس ہفتہ میں حاجی نذر محمد صاحب غزنی سے بابو عبد الحمید صاحب لاہور سے و دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرب صاحب مولوی فاضل عبد الحی ایک کتاب بنام احمدیہ پاکٹ بک تالیف کر کے چھپوانے کی فکر میں ہیں۔ جس میں انھوں نے سلسلہ حقہ کے دلائل کو جمع کیا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کسی پرائیویٹ کام بھگوارہ تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب میانوالی سے بخیریت واپس آ گئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اب بفضلہ تعالےٰ تندرست ہیں۔ **مہمان خانہ** قادیان کے ہوشیار اور لائق کارکن امیر احمد صاحب قریشی صاحب آنیوالے مہمانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ سب جاڑے کا بستر لحاف وغیرہ ساتھ لایا کریں۔ یہاں اتنا سامان نہیں کہ مہیا کیا جا سکے۔ گذشتہ اتوار کو بٹالہ سے ایک ٹیم یہاں میچ کے واسطے آئی یہاں کے بچوں نے اُن سے ہاکی کا میدان جیتا۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب کی بیوی لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد فوت ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ہے۔ سیالکوٹ سے خبر آئی ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹی جن کا نکاح یہیں قادیان ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ دُعا ہے کہ مولود مسعود نیک ہو اور صحت کے ساتھ لمبی عمر پائے۔

میاں محمد یوسف صاحب ایک احمدی رفیق خان صاحب کے ہمراہ مردان ضلع پشاور سے تشریف لائے اور دو دن یہاں مقیم رہے۔ لکھنؤ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعت نے ایک مسجد میں بہ اجازت اس کے متولی کے بہ امامت مولوی رونق علی صاحب احمدی ردولوی نماز جمعہ ۱۰ ر نومبر کو ادا کی۔ اس جمعہ میں چند غیر احمدی بھی شریک ہوتے۔ مولوی صاحب موصوف نے خطبہ میں من جملہ اور لطائف کے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ اسلام اپنی انتہائی تنزل کو پہونچ چکا تو پھر اس کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک عظیم الشان مجدد مبعوث کیا گیا ہے۔ جس نے دین محمدی کو زندہ کر دیا اور اسلام کے قالب میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔ اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت ہے۔ اس کی تمثیل ایسی ہے۔ جیسے بانسری بجانے والے کے لبوں سے اتصال رکھتی ہے۔ اور بجانے والا اپنے نغمہ کو بذریعہ بانسری کے لوگوں کے کانوں میں پہونچاتا ہے اور بظاہر وہ آواز بانسری کی آواز کہی جاتی ہے مگر فی الحقیقت بجانے والے کی آواز ہوتی ہے۔ اسی طرح اس مامور من اللہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس رُوح کے ساتھ ایسا کامل اتصال ہے۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رُوح اقدس اس مامور من اللہ کے ذریعہ سے سب کام کرتی ہے۔ اور اس مامور کی آواز آنحضرت صلعم ہی کی آواز ہے اسلئے اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز کہا جاتا ہے۔

اطلاع جس بھائی کو کاغانی لوئیاں یا میرانی تولے، یا میرے کا سرمہ فی تولہ ۶ مطلوب ہو درخواست یا قیمت بھیجدے۔ راقم محمد یمین احمدی از مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

سالانہ جلسہ - احمدیہ قادیان میں ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ دسمبر کو ہوگا - بروز بدھ - جمعرات - جمعہ -

درخواست جنازہ - برادر علی احمد اپنے بھائی امانت خان کی اہلیہ مرحومہ کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

ضرورت ملازمت - ایک لڑکا جو روٹی پکانا جانتا ہے کسی احمدی کے پاس اس کام پر نوکری کرنا چاہتا ہے۔

قیصر معظم جارج کی عزت میں جبرالٹر کی رونق افروزی بسبب تندی موسم منسوخ رہی۔

گورنمنٹ نے جنگ طرابلس کے متعلق جو اعلان غیر جانب داری کا شائع کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی لڑنے والی سلطنت کی فوج میں بھرتی نہ ہو نہ ان کے لئے کوئی جہاز بنایا جائے۔ جرمنی میں سخت زلزلہ ۱۷ - نومبر کو محسوس ہوا۔

طرابلس میں بارش سخت ہو رہی ہے اس سے بھی اٹلی کا نقصان ہے۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ اٹلی والوں نے طرابلس کو بالکل خالی کر دیا ہے۔ خبر ہنوز تصدیق طلب ہے،

چین میں بغاوت جاری ہے۔ یوروپین فوجیں بھی وہاں اپنے جہازوں میں چلی گئی

ڈاک ولایت

اس سے بڑھکر خود غرضی کا نمونہ کہاں ملیگا؟ امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۹ ستمبر ۱۱ء کے پرچے میں لکھتا ہے۔ عیسائی یسوع کو کیوں مانتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ اس نے کوئی اخلاقی تعلیم دی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہیں پھر کیا۔ اس لئے کہ اس نے عمر بھر غریبوں کے ساتھ بسر کیا اور امیروں کو برا کہا؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے لعزر سے پیار کیا اور دولت مندوں سے نفرت کی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کس واسطے عیسائی لوگ یسوع کو مانتے ہیں۔ صرف اس واسطے کہ وہ صلیب پر مر گیا اور ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا (بخیال ان کے) کیا خالص خود غرضی کی کوئی مثال اس سے بڑھکر دنیا میں ہو سکتی ہے؟

پوپ کی دیانت کوئی صاحب جیمز ایف مارٹن نام مذکورہ اخبار کے پرچے مورخہ ۲۱ - اکتوبر ۱۱ء میں رقمطراز ہے۔ "پوپ اپنے پہلے پوپوں کی طرح جرم کو جرم نہیں سمجھتا۔ اٹلی کے طرابلس پر قزاقانہ حملے کو صرف اس واسطے جائز قرار دیتا ہے۔ کہ اس طرح مشن کے کام میں سہولت حاصل ہو گی۔ اس لئے پوپ نے حکم دیا ہے کہ اٹلی کی کامیابی کے واسطے دُعائیں مانگی جاویں تعجب ہے۔ کہ تمام دنیا میں ایک واحد دیانت دار رومن کیتھلک عیسائی نہیں ہے۔

عیسائی سیاحوں کے معلومات کا نمونہ ایک عیسائی سیاح ہیں رڈونس والیس نام بیت المقدس کی سیر کر کے واپس اپنے وطن کو گئے ہیں جو ملک امریکہ میں ہے۔ اور انھوں نے وہاں کے ایک رسالہ نام نانی لس میں اپنا سفرنامہ شائع کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ماہ نومبر ۱۱ء کے پرچہ میں ان کے سفرنامے کا دوسرا نمبر شائع ہوا ہے۔ اس میں من جملہ اپنے دیگر معلومات کے وہ مذہب بابی اور بہائی کے متعلق بھی اپنی تحقیقات لکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اس فرقے کے بانی کا نام عبد البہا تھا۔ عبدل کے معنے ہیں خدا [illegible] اور بہاء کے معنے ہیں [illegible]

خطوط کی [illegible] ... [illegible] نظم تیواری

کلامِ مسیح موعودؑ

(پورانی نوٹ بک سے کچھ)

(۱۸۹۶ء) فرمایا حضرت مسیح کی آمد کے واسطے جو لفظ آیا ہے وہ نزول ہے اور رجوع نہیں ہے۔ اوّل تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آتا ہے وہ رجوع ہے اور رجوع کا لفظ حضرت عیسٰی کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا۔ دوم۔ نزول کے معنے آسمان سے آنے کے نہیں ہیں۔ نزیل مسافر کو کہتے ہیں +

فرمایا ہم نے جو مخالفین پر بعض جگہ سختی کی ہے۔ وہ ان کے تکبر کو دُور کرنے کے واسطے ہے۔ وہ سخت باتوں کا جواب نہیں۔ بلکہ علاج کے طور پر کڑوی دوائی ہے۔ الحق مُرٌّ۔ لیکن ہر شخص کے واسطے جائز نہیں کہ وہ ایسی تحریر کو استعمال کرے۔ جماعت کو احتیاط چاہیے ہر ایک شخص اپنے دل کو پہلے ٹٹول کر دیکھ لے کہ صرف ضد اور دشمنی کے طور پر ایسے لفظ لکھ رہا ہے یا کسی نیک نیت پر یہ کام مبنی ہے +

فرمایا۔ مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ تر دُعا سے کام لینا چاہیئے۔ اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہیئے +

کلامِ امیر

مجی مکرمی سید بشارت احمد صاحب جو چند روز قادیان میں رہے۔ تو وہ ایک عاشقِ صادق کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے اور حضور کی باتوں کو اکثر قلمبند کرتے رہتے۔ اُنہوں نے ازراہِ عنایت ایک ڈائری بھیجی ہے۔ اِس اخبار میں سب سے اوّل اُسی کو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فرمایا۔ کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مکان میں رہنا چاہیئے ورنہ بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں۔ اور ہم نے خود دیکھا ہے کہ انسانی شرم حیا جاتی رہتی ہے +

فرمایا۔ ولن اکلم الیوم۔ لفظ لَن مدت دراز کے لئے نہیں کہا جاتا ہے اور لفظ لا چونکہ اونچا جاتا ہے یہ دوام کے لئے آسکتا ہے۔ جو لوگ کہ استمرارِ رویت کے قائل نہیں ان کا اس سے رد ہو سکتا ہے کہ وہاں لَن فرمایا ہے نہ کہ لا +

فرمایا۔ میں ابتدا سے غور کرتا آیا اور اب بھی غور کرتا ہوں۔ اگرچہ کہ بوڑھا ہو گیا ہوں۔ مگر اب بھی فرصت کے اوقات میں سوچتا رہتا ہوں لیکن پھر بھی اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا بات ہو جاتی ہے کہ جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر لوگوں کی بیباکی بڑھتی جاتی ہے +

فرمایا۔ کہ السلام علیکم کو رواج دیں۔ اسکی یہانتک تاکید ہے کہ اگر خالی مکان میں بھی کبھی جانا ہو تو السلام علینا وعلےٰ عباد اللہ الصالحین کہیں +

فرمایا۔ امراء کا فرقہ اباحی ہوتا ہے اِلّا ماشاء اللہ +

فرمایا۔ ہندو۔ چینی۔ جاپانی۔ یہ ایرانی مذہب کی ہی گویا شاخ ہیں +

فرمایا۔ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی سکھوں نے بھی گرو صاحب کی نسبت یہ معجزہ مشہور کر رکھا ہے کہ انہوں نے مرا ہوا ہاتھی زندہ کیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ خیال کیا کہ انسان تو چھوٹی چیز ہے البتہ ہاتھی عظیم الشان چیز ہے اس میں معجزہ کی اور بھی شان ہے +

فرمایا۔ مسیح کے دو کاندھوں والے فرشتوں کے جواب میں فرمایا کہ ہر ایک شخص کے دونوں بازوؤں پر بھی کراماً کاتبین رہتے ہیں۔ اور اس بات کو سب جانتے ہیں اور پھر یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کی نماز میں جو لوگ آتے ہیں تو مسجد کے دروازہ پر بھی دو فرشتے ہر ایک کا نام لکھتے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آجتک ان ہر دو کو بھی کسی نے نہ دیکھا تو پھر مسیح کے کاندھوں والے فرشتے کیوں دکھلائی دیں +

فرمایا۔ حقیقت و مجاز کا تفرقہ تیسری صدی میں ہوا ہے ورنہ اس سے پہلے حقیقت و مجاز تھا ہی نہیں +

فرمایا۔ وَحیٌ قبر کے کتبہ کو کہتے ہیں اور وحی بھی اس ہی لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان کے دل میں مثل پتھر کندہ کے گڑ جاتی ہے +

فرمایا۔ ایک بزرگ محی الدین ابن عربی کے شیخ تھے وہ اپنا گذارہ اس قسم سے کیا کرتے اور کچھ ایسے تکلف سے رہتے جیسے کوئی بادشاہ کا مہمان ہو۔ تو تکلف کرتا ہے۔ ایک مولوی نے پوچھا کہ حضرت نہ تو آپ پکاتے ہیں اور نہ کوئی کاروبار معیشت مہیا کرتے ہیں۔ پھر آپ کیونکر اس طرح گزارہ کرتے ہیں۔ تو فرمایا۔ خبردار۔ خاموش رہیو۔ کیا تم کو خبر نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان ہو۔ تو وہ خود ہی اپنی ضروریات کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ میزبان تمام ضروریات کا کفیل ہوتا ہے تو پھر میں جبکہ خدا کا مہمان ہوں کہ جس کا گھر تمام جہان ہے تو پھر مجھ کو اپنے ضروریات کے لئے کیسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ چونکہ مولوی ہوتے ہیں ہشیار۔ وہ ایک کتاب اُٹھا لائے اور سامنے پیش کر دی۔ کہ دیکھئے حضرت حدیث میں تو لکھا ہے کہ انسان کسی کے گھر جاوے تو تین دن سے زائد مہمان نہ رہے۔ محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ یہاں تو میں بھی حیران ہو گیا۔ اور سمجھ گیا کہ اس سوال پر تو شیخ بھی لاجواب ہونگے۔ لیکن تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد شیخ نے مجھے فرمایا کہ دیکھو جی ان کی حدیث کی قرآن سے مطابقت کر کر جواب دیدو۔ قرآن میں چونکہ لکھا ہے کہ (یوماً عند ربک کالف سنۃ) تو پس اس لحاظ سے ہم تین ہزار سال تک بھی مہمان رہ سکتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ایمانی حالت ہے اور بسا اوقات ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے +

فرمایا۔ کُن پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ خطاب کس کی جانب ہے۔ اگر کہو کہ مخلوقات و اشیاء کے جانب تو یہ اعتراض ہوگا کہ پھر کُن کے کہنے کے پہلے جب یہ موجود تھے تو کُن کے بعد کیا پیدا ہوا۔ فرمایا۔ جواب یہ ہے کہ کن کا اطلاق علم الٰہی پر ہے۔ چونکہ اس کا مخاطب علم الٰہی

ہی ہے۔ یورپ کے بعض نومسلم انگریزوں کی یہ خواہش پیش کی گئی کہ نماز کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرواکر بھیجدیا جائے۔ فرمایا کہ الحمد اور قل ھو اللہ تو عربی زبان میں پڑھنا ضرور ہے۔ باقی دُعائیں اپنی زبان میں پڑھ لیا کریں اگر اس قدر عربی بھی نہیں آسکتی۔ تو پھر ایسوں ایسوں کی ضرورت بھی نہیں +

فرمایا۔ حضرت صاحبؑ تو ترجمہ کے بہت مخالف تھے فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو حدیثوں کا ترجمہ ہوا ہے تو اصل الفاظ سے روک دیتا ہے +

فرمایا۔ ایک بزرگ حج کو جا رہے تھے اور ایک دُنیادار مرید بھی ساتھ تھا۔ اُس نے ایک وقت کہا کہ شیخ ریت میں نعلین کے تسمہ ٹوٹ جایا کرتے ہیں چند تسمہ ہمراہ رکھ لینا چاہیئے۔ انھوں نے تو انکار کر دیا لیکن ہشیار مرید نے ساتھ رکھ لیا۔ جب دونوں چلے تو اتفاقاً راستہ میں شیخ کی نعلین کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ مرید سے کہا کہ ہمارا تسمہ ٹوٹ گیا ہے۔ ذرا دیکھنا کہ یہاں کہیں تسمہ تو نہیں چونکہ حج کے لئے بہت سے قافلہ جاتے ہیں ممکن ہے کہ کسی کا تسمہ گر گیا ہو۔ جب مرید نے تلاش کیا تو ایک تسمہ مل ہی گیا اور پھر آگے بڑھے۔ اتفاقاً دوسرے وقت پھر تسمہ ٹوٹ گیا پھر بھی مرید کو تلاش کرنے کو کہا۔ چونکہ کوشش انبیاء کی سنت ہے پس پھر تلاش پر اور ایک تسمہ مل گیا۔ مرید نے عرض کیا۔ شیخ میں تو ناحق بوجھ اُٹھا کر اپنے ساتھ تسمہ لایا۔ یہاں تو ضرورت پر خود ہی تسمے ملتے ہیں +

مکہ معظمہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ نہر زبیدہ خاتون فرات و دجلہ سے نہیں لائی گئی۔ بلکہ بہت سے چشموں کو جمع کر کر نکالی گئی ہے۔ اور جبکہ اُس کا حساب انجینیروں نے پیش کیا تو اس وقت وہ دجلہ کے محل پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس وقت کئی کروڑ کی برآورد بھی پیش کی گئی تو وہ کاغذات دریا میں پھینک کر کہا کہ جو کام خدا کے لئے ہو۔ اُس کا حساب کیا۔ فرمایا۔ پہلے مُسلمان بڑے اولوالعزم تھے اب وہ بات نہیں رہی۔ بدؤں کی مسافر نوازی وصلہ رحمی پر فرمایا۔ چند ہندوستانی راستہ بھٹک کر جنگل میں یکایک ایک قزاق بدوی کے مکان پر چلے گئے۔ اُس نے دریافت کیا کہ کیسے یہاں پر پہنچ گئے تو سبھوں نے کہا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں پھر اس نے پوچھا کہ سچ سچ کہو کہ تمہارے ہاں کچھ پیسے بھی ہیں یا نہیں۔ چونکہ وہ سب قلاش ہو گئے تھے سبھوں نے صاف صاف کہدیا کہ ٹکا بھی پاس نہیں جب اُن کے کہنے پر اُسے یقین آگیا۔ تو تب اُس نے کہا کہ اچھا یہ جو تربوز کا کھیت ہے اُس کو لوٹ لو۔ وہ لوگ خوشی خوشی تمام کھیت صاف کرنے لگے اور خوب خوب کھایا ... ... جب وہ اچھی طرح سستا لئے تو دوسرے روز بدوی نے کہا کہ اب چلو۔ میں تم لوگوں کو راستہ پر چھوڑ دیتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے اپنے نئے مہمانوں کو لیکر بڑی بڑی پیچدار گھاٹیاں طے کراتے ہوئے راستہ پر لا کھڑا کر دیا۔ اور پھر پوچھا کہ سچ کہو تمہارے ہاں کوئی پیسہ وغیرہ تو نہیں۔ لہذا اُس نے اپنے مزید اطمینان کے لئے جامہ تلاشی لی اور کہا کہ اگر تمہارے نزدیک سے کچھ نکلتا تو میں تم سب کو مار ڈالتا۔ اور پھر کہنے لگا کہ دیکھو یہ کھیت جو تم نے لوٹ لیا اور اُجاڑ دیا۔ یہ میرے تمام سال کا آذوقہ اور کمائی تھی لیکن تم کو مفلس دیکھکر میں نے اُسے لُٹا دیا۔ اب کہو کہ تم لوگ رکھ کر بھی ہم کو نہیں دیا کرتے تو پھر ہمارا لے لینا ظلم کیسے ہُوا۔ ہم کبھی ظلم نہیں کرتے مجھے یہی بتلانا مقصود تھا۔

سید بشارت احمدؐ

خدا تعالیٰ کی معیّت

فرمایا۔ ہمارا خیال ہمارے دماغ میں بھی ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہ بھی چلا جاتا ہے۔ اِسی طرح خدا تعالےٰ کے نزول کو سمجھو۔ اِس سے نہ تو استوٰا علی العرش میں فرق آتا ہے۔ اور نہ تبدیل مکانی کی ضرورت ہے۔ پھر خواب کے عجائبات پر نگاہ کرو۔ ظاہر ہے کہ نزول کے واسطے جسم کی ضرورت نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ معنا۔ پس معلوم ہُوا۔ کہ خدا تعالےٰ کا ساتھ ہونا اور ہر جگہ موجود ہونا یکساں نہیں ہوتا کسی نہ کسی رنگ کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح اللہ تعالےٰ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا اسی قسم سے فرعون کے ساتھ بھی تھا +

فرمایا۔ ہم مانتے ہیں کہ معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہُوا۔ بیداری بھی تھی اور جسم بھی تھا مگر اُس کی کیفیت کیا تھی۔ یہ جُدا بات ہے۔ معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو جنت میں اپنے آگے آگے چلتے پایا۔ بلال کے پاؤں کی جوتوں کی آہٹ سُنی۔ یہ قابل غور بات ہے +

فرمایا۔ دیکھو ایک لفظ ہے بیٹھنا۔ پھر اس کے کس قدر معانی ہیں۔ دیوار بیٹھ گئی۔ تخت پر بادشاہ بیٹھا۔ کسی کی محبّت دل میں بیٹھ گئی۔ ساہوکار بیٹھ گیا۔ (دیوالہ نکل گیا) کسی کی بات ہمارے دل میں بیٹھ گئی +

ظاہر ہے کہ سب بیٹھنے ایک طرح کے نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات چونکہ وراء الورا۔ اور لیس کمثلہ ہے اس لئے اس کا بیٹھنا بھی اور اسکی معیت بھی جدا کیفیت کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو کسی پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کی ذات پر جس قدر شبہات پیدا ہوتے ہیں سو وہ اِسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی ذات کو لوگ قیاس کر لیتے ہیں اور کسی نہ کسی چیز سے اُسکی تشبیہ دے لیتے ہیں +

اقرار کو پورا کرو

فرمایا۔ جو سُنتے ہیں۔ وہ اُنہیں اور جن تک آواز نہیں پہنچتی۔ ان کو سُنا دیں۔ کہ تم کو بیعت کرنے پر کوئی مجبور نہیں کرتا۔ کوئی مارتا نہیں کہ ضرور بیعت کرو۔ ہم کسی کو بلاتے نہیں۔ کسی پر زور نہیں دیتے۔ یہاں بعض عورتیں ہیں جو بیعت میں داخل نہیں۔ حالانکہ ان کے مرد ہیں۔ ان عورتوں پر کوئی زور نہیں ڈالا جاتا۔ پس جب بیعت اپنے ارادے اور خوشی سے ہے تو اُس پر پکے رہو۔ اپنے عہد کو پورا کرو۔ بعض آدمی بڑے مضبوط اور راستباز ہوتے ہیں۔ جب اقرار کرتے ہیں۔ اُس پر قایم رہتے ہیں۔ اور اُسے پورا کرتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ اِس خیال میں رہتے ہیں۔ کہ اگر بیعت کرنے کے بعد کوئی نفع دنیوی حاصل ہو گیا۔ تب تو پیر صاحب بڑے اچھے اور سلسلہ عمدہ۔ اور اگر ذرا ابتلاء آگیا تو پھر کچھ بھی نہیں۔

واقعات انبیاء سے سبق

فرمایا۔ انبیاء کا جو بیان قرآن شریف میں ہے اس میں ہمارا حصّہ یہ ہے کہ ہم غور کریں کہ مومن پر کیسے ہی مصائب آجادیں۔ اور بظاہر ہلاکت نظر آوے۔ اور بڑے مشکلات دکھلائی دیں۔ اور نفس کمزوری دکھلائے کہ تو تباہ ہو جائے گا تو نفس کو جواب دینا چاہیئے کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ اِس سے بڑھ کر سخت ابتلاء انبیاء پر آئے۔ مگر وہ تباہ نہ ہوئے بسبب اپنے ایمان کے اور راستبازی کے وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اِس طرح ہم بھی انشاء اللہ کامیاب

ہونگے۔ خدا تعالیٰ ہماری نصرت کرے گا +

فرمایا۔ تکالیف۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ مقدمات ہوتے ہیں۔ عداوتیں کی جاتی ہیں لیکن یہ سب تھوڑے وقت کے واسطے ہے۔ آخر فتح مومن کی ہے +

قرآن نعمتِ الٰہی ہے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسےٰ کو کتاب دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتاب دی۔ ہاں۔ مجھے بھی کتاب دی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام سب مومنین پر ہے +

بہادر سپاہی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بہادر سپاہی بنو۔ بنی اسرائیل کے معنے ہیں۔ بہادر سپاہی کے بیٹے۔ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے جو احکام ہیں۔ وہ تمہارے لئے بھی ہیں +

لفظ ام المومنین کا غلط استعمال

فرمایا۔ کسی شخص نے میری بیوی کو ام المومنین لکھا ہے۔ مجھے یہ ناگوار ہے۔ ہمارے دوستوں کو سوچ سمجھ کر لفظ بولنا چاہیئے۔ میری بیوی تمہاری ماں نہیں۔ ہاں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ماں فرمایا ہے۔ دوسروں کو ماں نہیں کہا۔ ہاں ان معنوں میں ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے بچوں کو ایماندار بنائے۔ اور ان کی ماں اُن مومنین کی اُم ہے +

المفتی

۳۴۱

ہاتھ دھو کر سکھانا

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ مجالس طعام میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر تولیہ یا رومال سے صاف نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ شریعت کا حکم ہے۔ آپ راہ بندہ نوازی اطلاع فرما دیں۔ کہ کوئی صحیح حکم اس بارہ میں موجود ہے یا نہیں +

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ السلام علیکم۔ ہرگز قرآن کریم اور حدیث نبی رؤف رحیم میں ہاتھ دھو کر سکھانے کی مخالفت نہیں۔ ہاں ایک بار سرورِ کائنات فخر موجودات خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا۔ تو کسی نے رومال دیا تو آپ نے اسوقت رُومال لیا نہیں جس سے معلوم ہوتا کہ رومال حسب عادت دیا گیا۔ اور اسوقت نہیں لیا۔ مگر مخالفت نکالنا غلط ہے + نورالدین

۳۴۲

عید میں نوافل

فرمایا۔ عیدگاہ میں اس وقت بجز عید کے سوائے کوئی نماز نفل وغیرہ پڑھنی جائز نہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

سال گزشتہ میں بعض احباب کی تحریک پر یہ سوال کہ آیا سالانہ جلسہ ایام تعطیلات کرسمس ماہِ دسمبر میں ہُوا کرے یا ایام تعطیلات ایسٹر ماہ اپریل میں انجمنہائے احمدیہ کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس وقت اُن تفصیل کی ضرورت نہیں کہ کن انجمنوں نے ایک کو ترجیح دی اور کن نے دوسرے کو اور کیا وجوہات ترجیح کی تھیں۔ اس سوال کا آخری فیصلہ ۵- نومبر کے جلسہ معتمدین میں ہوگیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی استصواب کر کے آیندہ سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۷- ۲۸- ۲۹- دسمبر قرار دی گئی ہیں۔ سال گزشتہ میں ۲۵- دسمبر سے جلسہ شروع کیا گیا تھا۔ مگر بہت سے احباب جنہوں نے دُور سے آنا تھا پہلے اجلاسوں میں شامل نہ ہوسکے۔ اسلئے تعطیلات کی درمیانی تاریخیں تجویز کی گئی ہیں۔ تاکہ دُور و نزدیک سے احباب کم از کم پورے تین یوم کے لئے جلسہ میں شامل ہوسکیں۔ یہ خیال کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے متعلق جو جلسہ دہلی میں ہونے والا ہے وہ ہمارے احباب کے اپنے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے میں مانع ہوگا۔ صحیح نہیں ہے۔ جلسہ تاجپوشی ۱۲- دسمبر کو ختم ہو جاوے گا۔ اور پورے دو ہفتہ بعد ہمارا سالانہ جلسہ شروع ہوگا اور یہ وقت ان احباب کے لئے جنہیں جلسۂ دہلی میں حصہ لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ وہاں سے فراغت پا کر اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے کافی ہے +

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گزشتہ دو تین سال میں جو رعایت تخفیف کرایہ کی مِل جایا کرتی تھی وہ اس سال حاصل نہیں ہوسکی۔ اور محکمہ ریلوے نے ان رعایتوں کے علاوہ جو معمولی طور پر تعطیلات کرسمس کے موقعہ پر ہُوا کرتی ہیں کسی مزید رعایت کے دینے سے انکار کیا ہے۔ اس لئے کسی درخواست کے کانسشن سرٹیفکٹوں کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ مَیں اپنے دوستوں پر یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ ریل کے کرایہ میں ایک خفیف سی رعایت کا نہ ملنا خدا کی راہ میں قدم اُٹھانے میں ان کے لئے روک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے کہ سفر کے لئے اس نے ایسی آسان راہیں پیدا کر دی ہیں۔ ورنہ ہمارے زمانہ سے پہلے کس قدر صعوبتیں اُٹھا کر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ کامیابی اور ترقی کی یہ علامت ہے کہ ہر ایک مشکل کے وقت قوم کی ہمت اور بھی بڑھے۔ اور ایک عظیم الشان غرض اور مقصد کے بالمقابل مشکلات ایسی ہی معلوم ہوں جیسے ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑھنے کے لئے رستہ کے چھوٹے چھوٹے پتھر یا چھوٹی چھوٹی خاردار جھاڑیاں۔ پس اس سالانہ اجماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہجاتے ہیں میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اِس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے۔ کامیابی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دُنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کرسکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائے گا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے +

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ یہ بات احباب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ لنگر خانہ خود اسوقت دو ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اور مزید براں مہمانخانہ کی توسیع کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ ان ضرورتوں پر اب تیسری ضرورت اس مد کی جلسہ سالانہ کے اخراجات ہیں۔ مَیں نے گزشتہ ماہ میں احباب کو ان تینوں ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور مَیں امید

کرتا ہوں کہ ہمارے دوست ان ضروریات کے لئے فکر میں ہونگے۔ مگر سردست اخراجات جلسہ سالانہ کا سوال مجھے دوبارہ پیش کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تاکہ اطمینان سے ضروری وشیاء مہیا کرلی جاویں۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کم کسی صورت میں نہیں۔ کیونکہ تین دن خاص جلسہ کے اور ایک ایک دن آنے جانے کا۔ کل پانچ دن یہ ہیں اور علاوہ بریں احباب کی آمد در اصل ۲۲۔ دسمبر سے شروع ہو جاتی ہے اور یکم جنوری تک اچھا مجمع رہتا ہے۔ اس طرح پر جلسہ سالانہ در اصل قریبًا گیارہ دن رہتا ہے۔ جن ایام میں سے پانچ یوم فی وقت دو ہزار آدمی کی اوسط ہوگی اور چھ یوم ایک ہزار کے۔ اس طرح پر گویا سولہ ہزار آدمی کا انتظام ایک دن کے لئے کرنا ہے۔ اور ادنے خرچ ۳؍ یومیہ فی کس لگانے سے بھی جس میں کھانے کے علاوہ دیگر ضروریات بھی شامل ہونگی۔ تین ہزار روپے خرچ ہوتا ہے۔ اگر یہ خرچ پورا سالانہ جلسہ کے اخراجات کے بلوں میں نظر نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عمومًا پانچ یوم سالانہ جلسہ کے رکھ کر باقی خرچ لنگر خانہ میں ڈالدیا جاتا ہے۔ اور ان مہینوں میں لنگر خانہ کا خرچ اس وجہ سے بڑھا رہتا ہے۔ بہرحال اگر جلسہ ضروری ہے۔ تو اس کے اخراجات کے لئے تین ہزار روپے کی ضرورت بھی ہے۔ اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کرسکتے مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے +

اور یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ امور فرائض میں داخل ہیں۔ جو شخص دیتا ہے وہ اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ اور یہی دینے والے کے لئے زیادہ برکت کا بھی موجب ہے۔ کیونکہ اس سے قربانی کی روح نشوونما پاتی ہے۔ پس میں یہ کہوں گا کہ یہ ضرورت اب سب ضرورتوں پر مقدم ہے۔ بحیثیت قوم احمدی قوم کا یہ فرض ہے کہ پہلے اس خرچ کو پورا کرکے پھر دوسری ضروریات کی طرف توجہ کرے۔ خدا کی راہ میں دینے کی بہت سی راہیں ہیں مگر ایک وقت ہوتا ہے کہ بعض ضرورتوں کو دوسری ضرورتوں پر مقدم کرنا پڑتا ہے۔ میں یہ بھی سب احباب کو اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی وقت گنوایا نہ جاوے۔ اور ہر جگہ فوری کارروائی کیجاوے۔ اس سے پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ سب احباب ایک ایک روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے دیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرح پر چندہ فراہم کرنیکا کا نہ ہی موقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس وقت ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور علاوہ بریں اس وقت سب فنڈوں میں روپے کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عملدرآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم چندہ وصول کیا جاوے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرماویں تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دے دیتے ہیں +

انجمنہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچتے ہی فی الفور کریں۔ اور فی الفور فہرستیں مرتب کرکے اور روپیہ وصول کرکے اطلاع دیں۔ ۳۰ نومبر تک جسقدر چندے وصول ہونگے ان کی اطلاع انشاء اللہ تعالےٰ سب احباب کو دیجاوے گی۔ مکرر التماس ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو +

محمد علی سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۸-نومبر ۱۹۱۱ء

رسید زر

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی عبد العزیز صاحب [illegible] پیر برکت شاہ صاحب [illegible]

محمد سیف الدین صاحب ۳۵۰ [illegible] بابو محمد علی صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی محمد اوڑ صاحب [illegible] میاں محمد دین صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام محمد صاحب [illegible] شیخ شفیع الدین صاحب [illegible]

جان محمد صاحب [illegible] ڈاکٹر میر دل خانصاحب

چوہدری [illegible] صاحب [illegible]

۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible] سید محمد صادق صاحب [illegible]

بابو محمد حسین صاحب [illegible] منشی [illegible] الدین صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

میر بشارت علی خانصاحب [illegible] شیخ محمد بخش صاحب [illegible]

۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء

نعمت اللہ خانصاحب منشی عبد اللہ صاحب [illegible]

منشی واحد حسین صاحب [illegible] چوہدری باغ الدین صاحب

محمد شفیع صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

چوہدری حسین بخش صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

ماسٹر قادر بخش صاحب [illegible] مرزا محمد [illegible] بیگ صاحب [illegible]

۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible] منشی محبوب عالم صاحب [illegible]

مولوی محمد صدیق صاحب [illegible] محمد جعفر خانصاحب [illegible]

۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

عبد الحکیم صاحب [illegible] منشی [illegible]

دین محمد صاحب [illegible]

مولوی عبد الرحمن [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

مولوی غلام رسول صاحب [illegible] میاں [illegible] صاحب [illegible]

ایڈیٹوریل

اصلاح شدہ انجیل

مسٹر نتھو مل صاحب نور افشاں میں لکھتے ہیں "ہمارا دین محبت کا دین ہے اور محبت کی بنیاد پر سب کچھ بنا ہے۔" اور پھر کلام کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں "پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور عمدہ ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب ہاتھی کے دانت نہیں۔ جو صرف دکھانے کے ہیں۔ اور جو کھانے کے ہیں وہ اگرچہ تعداد میں بتیس ۳۲ ہوں گے مگر مسٹر نتھو کا دعوےٰ ہے کہ میں ان میں سے چالیس گالیاں نکالوں گا پس کیوں ایسا نہیں کیا جاتا کہ ایک کانفرنس کر کے مسٹر نتھو انجیل میں یہ اصلاح پیش کریں کہ یہ ہمارا دین گالیوں کا دین ہے۔ بیس گالیاں۔ چالیس گالیاں۔ سو گالیاں۔" انجیل میں آئے دن اصلاح تو ہوتی ہی رہتی ہے پہلے جو بائیبل ہند میں شائع کی گئی تھی اس میں اور آج والی میں بہت جگہ الفاظ کا فرق ہے۔ ولائت میں بھی اصلاح شدہ بائیبل شائع ہوئی ہے اگر ایک اصلاح ہمارے خوشابی مہربان کی بھی مان لی جائے گی تو پادری صاحبان کا کیا حرج ہے

اکلوتے کی اکلوتی دعا

وارث دین یسوعی صاحب نے اپنی دعاؤں کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنے کی چوتھی کتاب شائع کی ہے ان کا دعوے ہے۔ کہ بیمار کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ اچھا ہو جاتا ہے اس کتاب میں صرف تصدیق نامے ہیں اور کچھ نہیں بات تو اچھی ہے کہ کسی کو فائدہ ہو لیکن ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یسوع کی اپنی دعا تو بقول مؤرخین متی مرقس وغیرہ قبول نہ ہوئی حالانکہ جہاز تک تاریخ نویسوں سے پتہ لگتا ہے اس غریب نے ساری عمر میں ایک ہی دعا مانگی تھی کہ صلیبی موت کا پیالا ٹل جائے اور دعا مانگتا زمین پر گر گیا اپنے دوستوں سے بھی التجا کی کہ دعا کرو۔ اسی میں ساری رات گذر گئی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ بیمار دن کو جو اس نے اچھا کیا وہاں اس نے کوئی دعا نہیں کی بلکہ صرف حکم کرتا تھا جس طرح مسٹر نکولا کے تماشہ میں لاہور میں لوگوں نے دیکھا ہو کہ وہ جس کو حکم دیتا وہ سو جاتا۔ جس کو حکم دیتا جاگ وہ جاگتا غرض ایسے کام مسمریزم اور ہپنوٹزم اس زمانہ میں بہت دکھا رہے ہیں۔ اور اگر اس کا نیک استعمال کیا جاوے تو یہ عمدہ کام ہے اور اگر ایسی قوت سے کسی کے مال مویشی کو ضائع کر دیا جاوے تو وہ اچھا نہیں بہرحال قبولیت دعا کے متعلق ہم سننا چاہتے ہیں کہ کیا کبھی یسوع کی کوئی دعا بھی قبول ہوئی تھی؟ کیونکہ خداوند کے اکلوتے کی اکلوتی دعا جو ہمیں معلوم ہے وہ اس کے برخلاف گواہی دیتی ہے۔

ویدک مت کی توحید

لائل گزٹ ۱۲۔ نومبر کے پرچہ میں راقم زن ہے۔ کہ "مسلمان مت ویدک دہرم کو ہی آہستہ آہستہ نگل رہا ہے" ہمارے خیال میں معزز ہمعصر نے اپنے مطلب کے اظہار کے واسطے جو پیرایہ اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی کوشش سے ویدک دہرم کے ماننے والے رفتہ رفتہ اپنے اصلی مذہب پر قائم ہوتے چلے جاتے ہیں جناب گورو نانک مہاراج جب حج سے مشرف ہو کر وطن میں تشریف لائے تو انہوں نے ہزاروں ہندوؤں کو بت پرستی سے چھوڑا کر توحید اسلامی پر قائم کر دیا۔ ایسا ہی دیانند جی مہاراج نے اپنی قوم کو جتلا دیا کہ وید توحید کا مذہب رکھتے ہیں۔ بتوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ویدک مت پر چلنے کے مدعیوں کی ایک بڑی جماعت توحید کی طرف قدم بڑہانے لگی ہے اور ہم حسن ظن رکھتے ہیں کہ ویدوں کا اصلی مذہب توحید ہی ہے اور امید کرتے ہیں۔ کہ رفتہ رفتہ سب توحید اسلامی پر پورے طور سے کاربند ہو جاوینگے

سکھ کیوں گرتے جاتے ہیں

معزز ہمعصر لائل گزٹ رقمطراز ہے کہ سکھ دن بدن گرتے جاتے ہیں "ٹھاکر دوارے بت خانے ان سے نہیں چھوٹے شرادھ وہ کرتے ہیں چھوت چھات کے بندھنوں میں وہ بندھے ہوئے ہیں اوتاروں کو وہ مانتے ہیں بلکہ اپنے ست گوروں سے بھی وہ کئی دیوی دیوتاؤں کو بڑھ چڑھ کر رتبہ دیتے ہیں۔ جنیو ہر وقت وہ زیب تن رکھتے ہیں۔ غرضیکہ دھوبی کے کتے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے ہو رہے ہیں" اور ہندوازم کہا جاتا ہے۔ ہمعصر مذکور اس کا یہ علاج بتاتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان اپنی تہذیب جداگانہ قائم کریں ان کے رسم و رواج بالکل علیحدہ ہوں اور اپنے ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ علاج کسی حد تک مفید ہو لیکن ہماری رائے میں سکھ صاحبان کو یہ ادبار صرف اس واسطے حاصل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگ پیشوا باوا نانک صاحب مہاراج کے ست بچنوں پر عامل نہیں رہے۔ اور بعض پولیٹکل غلط فہمیاں اور پیچیدگیاں جو مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان واقع ہوئیں۔ ان کو انھوں نے اپنے مذہب کی بناء سمجھ رکھا ہے حالانکہ سچ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی بناء ان اقوال پر ہے جو باوا نانک صاحب نے فرمائے اور سکھائے اور وہ خود انپر عامل رہے سکھوں کو چاہیئے کہ اب جب کہ اہل اسلام کے ساتھ ان کے پولیٹکل جھگڑوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ ان تعلقات کو قائم کریں جو باوا صاحب نے رکھے ہوئے تھے۔ اسلامی فقرا کو ملیں ان کی روحانیت سے فیضان حاصل کریں اسلامی متبرک مقامات پر جایا کریں اور حقیقت اسلام سے آگاہی حاصل کر کے حقیقی نجات کے وارث بن جائیں۔

جلسہ کی طیاری

جلسہ کے متعلق ایک اعلان صدر انجمن کے سکرٹری صاحب نے شائع کیا ہے جو اسی اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوتا ہے جس فراخدلی کے ساتھ سکرٹری صاحب نے احباب احمدیہ کی گذشتہ دینی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور جس درد دل کے ساتھ انہوں نے موجودہ مالی ضروریات کی امداد کی طرف انہیں توجہ دلائی ہے اس پر کچھ زیادہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ قادیان میں آنا ہر موسم اور ہر وقت میں مفید ہے اور جو آتے ہیں اور یہاں رہتے ہیں وہ اس فائدے کو محسوس کرتے ہیں لیکن جلسہ کی برکات ایک جداگانہ رنگ رکھتی ہیں۔ بہت سے مقدس انفاس کا اجتماع اور ان پر حضرت امیر ایدہ اللہ کی دعائیں جلسہ میں شامل ہونے والوں پر ایک خاص رنگ چڑہاتی ہیں جس سے ان کے منازل سلوک بآسانی طے ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں یہ رنگ خاص ہے وہاں اس کی طیاری کے واسطے اخراجات بھی خاص ہیں اور جگہ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر گدی نشین اور سجادہ نشین سالانہ جلسہ یا بالفاظ دیگر عرس شریف صرف اس واسطے کرتے ہیں یا کم از کم اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کے تمام قسم کے سال بھر کے اخراجات کیواسطے کافی رقم ان کے پاس جمع ہو جاتی ہے یہاں کا جلسہ اس غرض کے لئے ہے کہ روپیہ جمع ہو اور نہ اور کوئی دنیوی ملونی اس میں ملانا مقصود ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان خاص اخراجات کا بوجھ آخر قوم کے ہی سر پر ہے اور اس کے نبھانے کی سب سے عمدہ صورت یہی ہے کہ جلسہ سے قبل اخراجات جلسہ کے واسطے خاص طور پر چندہ کیا جاوے بیرونی احباب کے نام سکرٹری صاحب نے یہ اعلان بھجوا دیا ہے امید ہے کہ احباب قادیان بھی اس میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں گے۔ اگر کوئی اور شخص ان سے مانگنے نہ جائے تو اپنے ثواب کو اس طرح زیادہ کر سکتے ہیں کہ خود ہی صدر انجمن کے دفتر محاسب میں جا کر اپنا چندہ جمع کرا دیں۔ دفتر محاسب

مسجد مبارک (چھوٹی مسجد) کے نیچے ہے۔

عید الضحیٰ

عید قریب آتی جاتی ہے۔ چندہ عید فنڈ اور یہاں کے سائلین کے واسطے رقم کھال قربانی کے بھیجنے میں احباب مستعد رہیں ان مدات سے ہر سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو خاص امداد حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی احباب کی نظر توجہ خصوصیت سے اسطرف رہے گی اور عید کے موقعہ پر جو چندہ ہوگا وہ جلد یہاں روانہ کر دیا جاوے گا۔

علماء کی ضرورۃ

اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف یوروپین تعلیم۔ یوروپین لباس اور یوروپین خیالات کا سیلاب قدیمی علوم کو بہائے لے جا رہا ہے وہاں اہل اسلام میں ایسے علماء کا بھی قحط ہوتا جاتا ہے۔ جو دینی علوم کے اس کی تمام شاخوں میں پورے طور سے ماہر ہوں اور مذہبی ضروریات میں قوم کی راہنمائی کر سکیں۔ احمدیہ قوم کو خاص ضرورۃ ہے کہ اس طرف توجہ رکھیں مسلمانوں کی تعلیم یافتہ پارٹی کی نگاہ اس معاملہ میں اسی فرقہ کی طرف اپنی امیدیں لگائے ہوئے ہے اور ایسے علماء کے طیار کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح خصوصیت سے متوجہ ہیں اور بہت سا وقت اسی کار خیر میں گزرتا ہے اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں ہمارے معزز علماء کے زیر تعلیم ایسے علماء کی جماعت طیار ہو رہی ہے۔ قوم کو چاہیئے کہ اپنے مستعد بچوں کو بھیج کر اس اصلی اور ضروری کام میں مدد دیں اسکے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جہاں کی جماعتیں اس امر کو برداشت کر سکتی ہیں وہاں ایک ایک عالم لوگوں کے دین سکھلانے کے واسطے متعین کیا جاوے۔ جو احباب کو قرآن و حدیث پڑھائے اور غیروں کیواسطے مبلغ ہو۔

سرحد کی علیحدگی

تقسیم بنگالہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار عام نے رائے دی ہے کہ صوبہ سرحدی کی پنجاب سے علیحدگی کا اثر برا ہوا ہے کیونکہ تب سے ڈاکے بہت پڑتے ہیں۔ ہماری رائے میں معزز ہمعصر کا یہ خیال درست نہیں ڈاکوں کے اسباب اور ہیں اور موجودہ سرحدی قانون ان کے روکنے کی بہترین ترکیب ہے۔

آج کل کے مسلمان

مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ ایڈیٹر صاحب وکیل ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"ہم ہیں کہ روز بروز قعر تنزل میں گرتے جاتے ہیں تعلیم کی ہم میں کمی ہے۔ جاہلانہ زندگی سے ہم کو عار نہیں خدا کے احکام ہم بھولے ہوئے ہیں قرآن کریم کی مقدس تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اخلاق ہمارے تباہ ہو رہے ہیں۔ معاشرت ہماری بگڑی ہوئی ہے سوسائٹی کو ہم نے اخلاقی کمزوریوں کا مخزن بنا رکھا ہے۔ جائدادیں ہماری رہن و بیع ہوتی جاتی ہیں فسق و فجور میں ہم مبتلا ہیں بزرگوں کا اندوختہ ہماری وجہ سے تباہ ہو رہا ہے۔ عزت کا احساس ہم کو نہیں ہے۔ خودغرضی کی بلائیں ہم پر مسلط ہیں۔ قومی کاموں میں ہم دلچسپی نہیں لیتے ذاتیات کا ہم میں زور ہے تباہ کاریوں سے ہم کو الفت ہے۔ قوم کی عظمت و سربلندی کا ہم کو خیال تک نہیں آتا۔ انسانیت و شرافت ہمارے نزدیک بے معنی الفاظ ہیں۔ برتری و بزرگی کے جذبات ہم سے مسلوب ہو رہے ہیں۔ فلاح و بہبود کا کوئی کام بھی کرتے ہیں تو اس کو ناکارہ محض کی صورت میں چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلم یونیورسٹی بناتے ہیں تو قومی آزادی اور قومیت کے پاک جذبات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں چندے کے وعدے کرتے ہیں۔ تو وفا کو ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہیں۔ الی غیر ذالک من المخزیات ...... کیا ایسے شرمناک تنزل کی زندگی کے ہوتے ہوئے ہم مسلمان کہے جا سکتے ہیں۔"

یہ نقشہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو آخری زمانہ مسیح موعود کے وقت اہل اسلام کی حالت کے متعلق کی جا چکی ہے۔ فتدبروا۔

درست کرلیں

اس اخبار کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر تاریخ بجائے ۲۳۔ نومبر کے ۲۷۔ نومبر غلطی سے چھپ گئی ہے۔ ناظرین درست کر لیں۔

وی پی

جیسا کہ ۹۔ نومبر سے اطلاع کی جا رہی ہے یکم دسمبر کا پرچہ سب خریداروں کے نام بابت قیمت سال سنہ ۱۹۱۲ء وی پی ہوپنچیگا امید ہے کہ سب صاحبان وصول کر کے مشکور فرماویں۔ لکھا گیا تھا کہ جو صاحب نہ لے سکتے ہوں وہ ۲۵۔ نومبر سے قبل اطلاع دیں ورنہ بعد میں وی پی واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں۔ اسیواسطے یہ اخبار ایک دن پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔ بجائے جمعہ کے جمعرات کے دن ہوپنچیگا۔ جن صاحبان کے خط ممانعت کے آگئے ہیں۔ یا جن کے ۵ نومبر تک ہوپنچ جائیں گے ان کے نام اخبار وی پی نہ کیا جاویگا۔

دندان سازی کی تلاش

ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہیں کیا کوئی صاحب احمدی دندان ساز ہیں یا کسی احمدی بھائی کے کوئی ایسے شناسا دندان ساز ہیں جو خیر خواہی اور محبت کے ساتھ دوسرے کو کام سکھلانے میں بخل نہ کریں۔

انصار بدر

احباب بدر کے واسطے خریدار بنانے میں ساعی ہوں اور مالی امداد سے مشکور فرمادیں۔ کیونکہ بدر کی مالی حالت اچھی نہیں ہے اس وقت قیمت کی ادائگی بھی ایک نصرۃ ہے۔ منشی قدرت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ سے تحریر فرماتے ہیں "وی پی اخبار بدر موصول ہوا۔ وصول کر لیا گیا۔ عاشقان بدر میرے خیال میں وی پی کو واپس کرنا درست نہیں سمجھتے"

رخصت جمعہ

رخصت جمعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے جو میموریل لکھا تھا اس کی تائید ہر طرف سے ہو رہی ہے۔ اس ہفتہ میں انجمن اسلامیہ ہوشیارپور نے اس کی تائید میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

رسید زر

۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ محمد شعبان صاحب ۲۳۲۶ للعہ

۹ " " فتحداد صاحب کلرک ۲۷۰۶ ؏

۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ غلام مجتبےٰ صاحب احمدی از افریقہ بابت قیمت فتح داد و فتح محمد۔ غلام مجتبےٰ [illegible]

۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

عبد المجید خان صاحب کمپونڈر عہ ۔ مکرم پیر بخش صاحب عا

۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ شیخ کلن صاحب احمدی ۲۴۲۲ عا

۱۸۔ " " امیر حسن صاحب گنز ۱۴۷ صمد

۲۴۔ " " شیخ عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ

۲۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

جہانگیر خان صاحب سگنیلر عا ۔ میاں احمد صاحب ۲۵۱ عا

۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ۔ بنگلور لشکر ... للعہ

ابو عبد اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد عہ

یکم نومبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ منشی غلام رسول صاحب ۲۱۸۲ عا

۴۔ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

میاں میراں بخش صاحب ۱۷ عا ۔ حکیم محمد قاسم صاحب ۲۱۳ للعہ

شیخ غلام نبی صاحب ۱۳۰ للعہ ۔ منشی نواب دین صاحب ۹۳ عا

منشی عبد الرحمان صاحب ۱۹۸ للعہ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۷۹ عا

منشی گلاب خان صاحب ۸۰۳ للعہ ۔ شیخ غلام حیدر صاحب ۱۲۲۵ للعہ

شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴۱۴ للعہ

بدرِ خواتین

ہمارے اخبار کے ناظرین مسز اکمل یا بالفاظ دیگر اہلیہ اکمل کے نام سے بخوبی آگاہ ہین کیونکہ اس معزز خاتون کے متعدد مضامین اخبار بدر مین چھپ چکے ہین ۔ اکمل کی بی بی صاحبہ اُن معدودے چند خواتین مین سے ہین جو احمدیہ جماعت مین نوشت و خواند کی اچھی قابلیت حاصل کئے ہوئے ہین وہ اپنی استعداد اور لیاقت کے سبب ایک ممتاز بی بی ہین اور شامتِ اعمال سے مسلمانون کے درمیان عورتون کا نام لینا ہتک سمجھا جاتا ہے ورنہ ایسی لائق عورتون کیواسطے دراصل ضروری نہین کہ وہ شناخت کے واسطے انگریزی طرز کے موافق اپنے خاوند کے نام کے ساتھ مسز کا لفظ لگائین یا اُردو مین اس کا ترجمہ اہلیہ کے لفظ سے کرین ۔ اسلام نے عیسائیت کی طرح عورتونکی ہستی کو مٹا نہین دیا کہ نہ ان کا نام ہو ۔ نہ انکا ورثہ ہو نہ انکا کوئی مال ہو بلکہ اسلامی عورت بہت سے حقوق رکھتی ہے جن کے ذکر کا یہ موقعہ نہین بہرحال مسز اکمل کے نام خاص کیضرورت نہین اور اس واسطے بھی نہین کہ وہ اکیلی مسز اکمل ہین خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ہمارے ملک مین تعدد ازدواج کا چندان دستور نہین کہ کوئی گڑبڑ ہو جانے کا اندیشہ ہو اور اگر دستور ہوتا بھی تو برادر اکمل میری طرح ایسے کمزور جسم کے ہین کہ شاید ہم جیسون کے واسطے شرعاً بھی جائز نہ ہو کہ ایک سے زیادہ کا خیال کرین غرض کہ انکا نام تو مین لکھ نہین سکتا اور اگر لکھنا چاہون تو مجھے ٹھیک یاد بھی نہین کہ ان کا نام کیا ہے ہان میری رائے مین عورتون کیواسطے جائز ہے کہ وہ اپنا نام ظاہر کرین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے نام کتابون مین لکھے جاتے حدیثون مین پڑھے جاتے اور اخبارون مین چھاپے جاتے ہین تو پھر کیا وہ بےعزتی کے لئے ہین یا انکی عزت بڑہانے کے لئے ہین ۔ میری اہلیہ اپنے خاندان کے پرانے دستور کے مطابق لکھنا پڑہنا نہین جانتی سوائے اس کے کہ وہ قرآن شریف اور چند فقہی پنجابی کتب کو پڑہنا پڑہانا جانتی ہے یا مثلاً دھوبی کو کپڑے دینے کے وقت کپڑون کے نام لکھ لیتی ہے مگر اس مین شک نہین کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے ساتھ اُسے بہت اخلاص ہے اور سلسلہ احمدیہ کے واسطے وہ غیور اور پرجوش ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرۃ ام المومنین کے حضور مین حاضر ہونے اور حضور کے مقدس کلام سے مستفیض ہونیکا اُسے بہت موقعہ ملا ہے اور قدرت خداوندی سے پہلے ہی اس کے والدین نے اس کا نام **امام بی بی** رکھا تھا کیونکہ اُسے امام زمان کی بیعت سے مشرف ہونے کی توفیق ملنے والی تھی لیکن اسمین اتنی طاقت نہین کہ وہ مضمون لکھ سکے اور جو فیض اسے حاصل ہوا ہے اُسے وہ قلمبند کر سکے اور جو خواتین قلمبند کر سکتی ہین وہ بھی اسطرف کم متوجہ ہوتی ہین کہ اپنی اس استعداد سے دیگر کو فائدہ پہنچائین حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے گھر سے والدہ عزیز عبد الحی نے ایک دو بار مضامین دئے ہین اور وہ نہائت ہی لطیف مضامین تھے مگر کسی کے ناجائز اعتراض سے ڈر کر یا کم فرصتی کے سبب انھون نے پھر کبھی بدر کے حال پر وہ مہربانی نہین فرمائی اللہ تعالےٰ انکو خوش و خورم رکھے ان کا نام **صغریٰ بی بی** ہے اور چونکہ مین جانتا ہون کہ اس نام کے اظہار کو وہ برا نہ منائین گی اسواسطے مینے لکھدیا ہے میری ایک ہی بہن ہے اور اس کا نام بھی صغریٰ بی بی ہے خیر یہ ناموں کے اظہار کی بحث بطور جملہ معترضہ ہے اصل مطلب یہ ہے کہ اہلیہ صاحبہ اکمل اپنی بیرونی بہنون کے ساتھ خط و کتابت کرکے انکو یہان کے مفید حالات سے مطلع کرتی رہتی ہین اور یہ ایک بڑی خوبی کی بات ہے اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے (گویہ کام بدر کے ذریعہ سے لیا جائے اور مستورات کے مفید مطلب معلومات جو حضرت خلیفۃ المسیح فرمادین ۔ بدر کے ذریعہ سے شائع کئے جادین تو ہماری معزز خاتون کی محنت کم ہوجاوے اور ثواب زیادہ ہو) قاعدہ ہے کہ خط و کتابت سے جو غائبانہ ملاقات ہوتی ہے وہ ظاہری ملاقات کا طرفین کو شائق بنادیتی ہے اسواسطے باہر سے آنیوالی خواتین انہین تلاش کرتی رہتی ہین اور اب انھون نے ان خواتین کو ایک نصیحت آمیز خط لکھا ہے جسکی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ہوگی جو خواتین پڑھ نہ سکتی ہون ان کے اقربا انہین سنادین ہم بڑی خوشی سے اُسے درج ذیل کرتے ہین ۔ (ایڈیٹر)

قادیان مین آکر میری بہنون کو کیا دیکھنا چاہئے

قریباً دو سال ہو رہے مجھے یہان قادیان شریف مین آئے جو کہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی کا مسکن ہے اور جس کی خار دار جھاڑیان اہل بصیرت کو خوشنما پھولون سے زیادہ معطر دکھلائی دیتی ہین جس کی خاک نے خاک پاک کا معزز نام پایا جس کے اجڈ اکھڑ باشندون سے نادر قوم و بزرگ شرفاء نے کہین کے کمینون کا فقرہ سنا جس کی کچی بستی نے مزیۃ المسیح سا باعزت اور بیش قیمت نام حاصل کیا جس کے بظاہر پھٹے پرانے تنگ لباسون نے مہذب ممالک کے لباسون کو مات کردیا جسمین شاہ کہلانے والے گدائی کرنے کو فخر سمجھتے ہین کئی سید قوم اور سچے ولی اللہ جھاڑو دینا اپنا افتخار جانتے میری بعض بہنین مجھ سے تقاضا کرتی ہین کہ تم کچھ لکھتین کہ "تم نے قادیان مین کیا دیکھا" وہ بہنین کوئی احمدی ہی نہین بلکہ بعض غیر احمدی ۔ حتے کہ سخت مخالفون مین رہنے والی بہنین بھی ہین جو اس عاجزہ سے حسن ظن رکھتی ہین اور میری بات کو سچ مان لیتی ہین سو مین عرض کرتی ہون مین جو لکھونگی بالکل سچ اور حق بات لکھون گی ان چند لفظون مین مین ذرا بھر بھی رنگ آمیزی یا نمائش نہین کرتی بلکہ بعض بہنون کے شوق نے مجھ مجبور کردیا کہ کچھ لکھون مین حضور مسیح علیہ السلام کے وقتون کی تو تقریر اور جواہرات کے خزانے جو روزانہ لٹتے تھے نہین لکھ سکتی کیونکہ حضور علیہ السلام کی پاک محفل مین اتنی دیر رہنا میری قسمت مین نہ تھا البتہ مین حضور خلیفۃ المسیحؑ کے زمانہ کی باتین لکھتی ہون سو میری بہنین اس میری تحریر مین غلطی دیکھ کر چشم پوشی فرمادین کہ انسان اور پھر عورت نہائت ناقص اور مجموعہ خطا ہے۔

آہ! کیا مبارک وقت تھا کہ مین اپنی پیاری والدہ مغفورہ سے اجازت لیکے یہان آئی جس کا میرے دل مین آرزو و شوق اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی فکر مین شبانہ روز گزرتا اور روز و کر دعا مین مانگتی کہ بار الٰہی کب تیرے پیارون کا کلام پاک سنونگی اور کب یہ آرزو کرونگی کہ میرا انجام بخیر ہو مگر آئی صرف چار دن کے لئے تھی مگر حضرت استاذی و مرشد و مولا خلیفۃ المسیح کی بیش قیمت نصائح اور پیاری دل مین اثر کرنے والی باتون نے خدا کی قسم مجھے یہین کا کردیا ۔ آہ امیری والدہ مغفورہ کو میری جدائی کا بے حد صدمہ پہونچا ۔ جو مرتے دم تک ان کی زبان پہ جاری تھا ۔ مگر مین نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اگرچہ کئی لاکھ کے پیر ہین اور ہم لوگ ان کے ایک اشارہ پر اپنا خون بہانے کو تیار ہین ۔ مگر مینے ان کی مزاج مین دو چار باتین خاص طور سے دیکھی ہین اور بالکل سچی ہین چاہے کوئی پوشیدہ طور سے دریافت کرلے ۔

غریبون کی بھلائی اُن کی خاص عادت ہے غرباء کا لباس سادگی کوئی غریب عورت دیکھین گے ضرور اس کا حال دریافت فرمادینگے ۔ امداد کرین گے ۔ یتامیٰ مساکین مسافرون پر خاص رحم کی نظر ہے اور مذکورہ بالا عاجزون کی خبرگیری اپنا خاص فرض جانتے ہین ۔

غمی اور خوشی اللہ کی طرف سے جانتے ہین بڑے رحم سے دریافت حال کرتے ہین ۔ بری باتون کو دور کرنے مین خوب ظاہر و باطن کوشش فرماتے ہین ۔ بچون پر رحم و عفو کی وہ مثال دیکھی ۔ جو کبھی نظر نہ آئی اور حضور کا ایک ہی پر اثر اور موتیون کے تولنے قابل قول ہے ۔ جو اکثر بچون کی نسبت فرمایا کرتے ہین کہ بچون مین تمہاری جتنی عقل نہین تم نے تو پچیس ۔ چالیس ۔ پچاس ساٹھ سال مین اتنی عقل سیکھی کہ فلان چیز نہ بگاڑنی چاہئے ۔ تو بچون مین ایک دو سال یا پانچ سات سال مین کہان سے اتنی عقل پیدا ہو ۔ معاشرت مین حضور ایسی مثال بے مثل فرمایا کرتے ہین ۔ عورت کی پیدائش ہی ٹیڑہی پسلی سے ہے تو ٹیڑہا پن اس کی قدرتی

عادت ہے اسلئے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ عورت کو رحم سے آہستہ آہستہ چشم پوشیون سے سیدھا کرنا چاہیئے اگر اسے سختی سے سمجھایا یا سیدھا کیا جاوے تو جس طرح ٹیڑہی ہڈی سختی سے ٹوٹ جاتی ہے یہ بھی ٹوٹ جاوے گی۔ غرض کہ مختصر بات یہ کہ ان کے قول فعل اُٹھنے بیٹھنے سونے کھانے پینے سے شان رسول یاد آتی ہے۔ عادات حضور کی صحابہ کرام سے ملتی ہین۔ اگر واقف حدیث انسان حضور کی طرز زندگی دیکھے تو عجیب لطف و سرور کر بھرپور ہو جاوے۔

اوہو! مین کہان چلی گئی۔ حضور پرنور کی صفتین تو کہین تک کرتی چلی جاؤن ختم نہین ہونے لگین اب اتنے شاندار انسان کا گھر دیکھنا چاہیئے مین نے حضور کے گھر مین کوئی نمائشی بات اعلےٰ قسم کے دنیاوی عیش و عشرت کے سامان نہین دیکھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے گھر مین کوئی عیش و عشرت کا سامان نہین دیکھا۔ مینے سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب کی بیوی کی سونے کی پازیب ہے۔ اور وہ پیرس کی واسکٹ پہنتی ہین مگر غلط دو سال مین مینے ایک دن بھی حضرۃ ام المومنین کو ایسے زیور پہنے نہین دیکھا۔ نمائشی کپڑا پہنے نہین دیکھا وہ بہت سادگی پسند ہین ان کے مزاج مین بہت کچھ رنگ مسیح علیہ السلام کا ہے۔ وہ غریبون کی امداد زکوٰۃ خیرات دینے مین قابل رشک ہین۔ مین نے کئی دفعہ دیکھ کر بے اختیار بہا اللہ پڑھا کہ دور دور سے فقیرنیان مثلاً کوئی ملتان کی سیدانی زلفین گلے مین ڈالے یا کوئی زیارت اُٹھانے والی آئی۔ حضرت ام المومنین نے اُسے چپ چاپ روپیہ ہی دے کر رخصت کیا یہ بھی نہین کہا کہ لے۔ چپ چاپ اس کی مٹھی مین دیدیا اور خود وہان سے آگے پیچھے ہوگئین اس کی خوشامدانہ دعاؤن کو سنا نہین اور وہ غریبون کی امداد ایسے استقلال سے کرتی ہین کہ مینے ایسی مثالین خاصکر عورتون مین کم دیکھی ہین۔ ہمارے ہی مکان کے نیچے ایک غریب اندھا بوڑھا رہتا ہے مین دیکھتی ہون۔ بارش ہو یا آندھی دونون وقت برابر اُسے روٹی خود پہنچانے کا انتظام کرتی ہین۔ اسی طرح کئی غربا کی پرورش کرتی ہین۔ عورتون کو مردون کی تابعداری کرنے کی ایسی نصائح کرتی ہین کہ نظیر ملنی مشکل ہے۔ مین نے انکے گھرون مین کوئی جائداد جو نمائش اور دنیاوی زندگی کی فضول ہو نہین دیکھی۔ مگر سوائے ضروریات زندگی کے۔ وہ نماز کو ایسی سنوار کر پڑھتی ہین کہ قابل رشک۔ اور ان کی خوئین شریفانہ اور مؤمنانہ ہین ان کا اپنی بہوؤن سے ایسا عمدہ اور قابل تقلید و پیروی سلوک ہے کہ بیٹیون سے ایسا دیکھنے مین کم آیا ہے اور سب سے ایسا ہی ہے۔ رہی باقی مہاجرین کی حالت سو یہان جو لوگ ہجرت کرکے آئے ہوئے ہین۔ ان کی حالتین اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے وہ کوئی دنیاوی طمع کے لئے نہین آئے۔ وہ اپنے وطنون مین اپنے عالی شان مکان چھوڑ کر یہان صرف اللہ کا نام سننے آئے۔ وہ بڑی بڑی عزتین رکھتے تھے۔ مال۔ دولتین ذات۔ کنبہ۔ برادریان چھوڑ کر آئے اور یہان کے لوگون سے کمینو اور رذیل لوگ کہلایا۔ مگر کیون! اس لئے کہ اُنھون نے جان و مال دین پر قربان کر دیا۔ چنانچہ میرے مکان کے پاس ایک ذلیل قوم کی عورت رہتی ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے۔ کہ خدا جانے کس کس ملک کے گنوار آ کر یہان مولوی بن بیٹھے ہین کہ تمام مکان اُن کے ہوگئے۔ یہان بعض آنے والی بہنین بھائی جانتے ہون گے یا شائد بعض نے اصل معاشرت مہاجرین کی طرف توجہ نہ کی ہو۔ کہ کیسے کیسے گندے اور خراب مکانون مین کیسے کیسے نادر اور پاکیزہ مزاج لوگ دو دو۔ تین تین روپے ماہوار کرایہ لے کر رہتے ہین مگر یہ کس لئے۔ صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے۔

میری بہنو! اگر آپ قادیان مین آؤ تو دل مین یہ خیال نہین چاہیئے کہ او ہو روٹی خراب ملتی ہے وہان مکان ستھرا نہین ملتا وہان کی بیبیان بھڑک دار لباس نہین پہنتین۔ وہان عیش راحت کی زندگی کے سامان نہین وہان سجے ہوئے کمرے نہین بستر اعلےٰ نہین بلکہ آپکے دلون مین یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جائیں اللہ کے لوگون کی زیارت کرین۔ دینداری کے اصول سیکھین دین رسول اللہ کا اصل نقشہ دیکھین اور خاص کر صحابہ کرام کے زمانہ کو دیکھین۔ اگلے دن میری ایک معزز نوازش فرما نے مجھے فرمایا تھا جو مہمان بی بی آتی ہے۔ وہ تمہین پوچھتی ہے کہ ہم نے اسے ملنا ہے۔ اصل مین تم خط و کتابت رکھتی ہو اسلئے خاتونانِ احمدی تم کو ملتی ہین۔ پھر ان کی شاندار دعوت نہ ہو یا تمہارے سجے ہوئے کمرے نہ دیکھین یا تمہارا بھڑک دار لباس نہ دیکھین تو پھر شاید وہ قدر تمہاری ان کے دل مین نہ رہے۔ سو میری پیاری بہنو! مین آپ کو نہائت زور سے عرض کرتی ہون کہ اگر آپ ہمارے عمدہ کپڑے عمدہ زیور دیکھنا چاہتی ہو اگر ہمارے شاندار کمرہ دیکھنا چاہتی ہو اگر ہماری نمائشی دعوتین کھانا چاہتی ہو تو خدا کی قسم ہم اس سے معذور ہین۔ ہم یہان لباس دکھانے مکانون کی سجاوٹ دکھانے نہین آئے بلکہ محض اللہ کے لئے آئے ہین اور محض گودڑی پوش فقیر ہو کر بیٹھے ہین دعوتین نمائشی ہم ہرگز نہین کرنے آئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جانم فداہ کی عادت تھی کہ کوئی مہمان آتا محض سوکھی روٹی بعض وقت نمک مرچ اس کے آگے رکھدیتے جو بڑی خوشی اور دلی مسرت سے قبول کی جاتی۔ سو میری بھی دلی آرزو ہے کہ ہم بھی دنیا کے تکلفات چھوڑ کر سادہ زندگی بسر کرین اور فقیرانہ زندگی طے کرین۔ ہم اپنی نمائشین تمام پیچھے چھوڑ آئے ہین۔ اب ہم گودڑیون مین رہنا بڑا فخر اور بہت بڑی عزت جانتے ہین یہ تو وہی بات ہوئی کہ حضرت سیدنا عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ معمولی طور پر مسجد مین بیٹھے سفیران روم حیرت زدہ ہو گئے تھے کہ یہ فقیرانہ طرز کا انسان امیر المومنین ہے اس حالت وحیدانہ سے وہ متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اللہ اللہ کیا شان کبریائی ہے کہ جلال الدین اکبر اعظم شاہنشاہ کے لئے شاہ سلیم چشتی فقیر سے دعا کروا تا ہے۔ اور پھر بیگم کو اسکے گھر مین ولادت ہونے کو بھیجتا ہے تو پھر جہانگیر سے شہزادہ کا نام شاہ صاحب کے نام پر سلیم رکھا جاتا ہے تو پیاری بہنو! اگر آپ غریبون کی طرز سے متنفر ہو تو خدا کی قسم ہمین کوئی پرواہ نہین ہونی چاہیئے بس اپنے مولیٰ کریم کی رضامندی کا خیال ہے کہ میرا زبردست حکمتون والا رحمٰن مجھ سے ایسا راضی ہو جائے کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور ہمین انہین گودڑیون اور پھٹے کمبلون دوشالے کا مزا نصیب ہو اور وہ مبارک زمانہ آئے کہ ہم گودڑیون کے لعل کہلائین۔ آمین۔ والسلام

خاکسار عاجزہ اہلیہ اکمل از قادیان ۱۲ نومبر ۱۱ء

ردّ افتراء
بجواب
رافع الافترا

رافع افتراء ایک چھ سات ورقہ رسالہ پادری ٹامس ہاول بشیر نے حال مین تصنیف کیا ہے جسمین اس نے ہمارے سلسلہ کے امام علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے بعد ہم احمدیون پر الزام لگایا ہے کہ ہم یسوع پر افترا باندھتے ہین چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ جس عورت نے مسیح کو تیل ملا اس کی نسبت احمدی جماعت اور ان کے امام کا اسے بازاری عورت لکھنا ایک افترا ہے۔ اس کے رد مین ایک رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ جس مین محقق پادریون اور فاضل مفسران اناجیل کی سند پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ عورت کیسی تھی اس کے علاوہ کفارہ یسوع کا مردون مین سے زندہ اُٹھنا۔ مسیح کی آخری دعا اور اس کے قبول ہونے پر لطیف بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم کرایا ہے۔ دو پیسے کے ٹکٹ بغرض محصولڈاک پر مفت ملسکتا ہے۔ البتہ مصنف کی خواہش ہے کہ اگر بعض بھائی کچھ ٹکٹ بھیجدیون تو عیسائی قوم مین اس کی اشاعت ہو جاوے۔

عاجز نور احمد۔ ایجنٹ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ لاہور

دربار دہلی مین آنیوالے احمدی احباب

مطلع رہین کہ دہلی مین نہ تو مقامی انجمن کا کوئی مہمانخانہ ہے نہ موجودہ قلیل التعداد احمدیون کے پاس کوئی ایسی

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دلکے اندھو دیں کے گُن گانے کے دن

موسیقی پر ایک نظر

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے موسیقی پر ایک محققانہ - عالمانہ - مورخانہ بحث کی ہے جسے ہم فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں +
(ایڈیٹر)

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں۔ کہ آٹھ قوموں نے موسیقی کو لیا ہے مگر یہ سچی بات ہے کہ نفع کسی کو نہیں پہنچا۔ آٹھ قوموں میں سے چار تو نہایت ادنےٰ درجہ پر ہیں اور چار کچھ اچھے طبقہ میں ہیں۔ مگر نفع کسی کو بھی نہیں پہنچا۔ ادنےٰ درجہ میں

(۱) پہلا گروہ جو ارذل ترین ہے وہ راس دھاریوں - ناٹک کمپنی والوں کتھک کا وغیرہم +

(۲) دوسرا گروہ ہے کنچنیوں اور کئی قسم کی اور ناچنے والی عورتوں کا - وغیرہ - وغیرہ +

(۳) تیسرا گروہ بھانڈوں - نقالوں کا - وغیرہ وغیرہ +

(۴) چوتھا گروہ - مراسیوں - ڈوموں کا ہے وغیرہم +

اس طبقہ میں راگ کا جو بُرا نتیجہ ہے - وہ اظہر من الشمس ہے۔ پرلے درجہ کی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کا منبع و مرجع ہے۔ یہ قومیں ہیں - زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہر ایک شخص خود واقف ہے +

دوسرا طبقہ جو اس سے بہتر ہے - ان میں (۱) پہلا گروہ ربابیوں کا ہے - (۲) دوسرا قوالوں کا - (۳) تیسرا گروہ مرثیہ خوانوں اور شاعروں کا - جنھوں نے اپنا پیشہ شاعری بنا چھوڑا ہے (۴) چوتھا گروہ قاریوں کا +

ربابیوں کو دیکھو کہ صبح اُٹھ کر دو گھنٹے تک بازار میں چارپائی بچھا کر گلا پھاڑتے ہیں - تو لالہ جی ایک پیسہ عنایت فرماتے ہیں۔ قوالوں کا یہ حال ہے کہ کیسی ہی معرفت اور فنائیت دُنیا کی غزل گاتے رہیں - مگر خود اُن پر کوئی اثر نہیں ہوتا آپ اُسی طرح گندگیوں میں گرفتار رہتے ہیں۔ مرثیہ خوان اور شاعر پیشہ لوگ سوائے اسکے کہ امیروں کے دروازے کی خاک اُڑایا کریں - اور جھوٹ سچ اُن کی خوشامد میں کیا کریں - اسکے سوائے اُنہیں کیا حاصل ہے - قاری بھی اکثر محروم رہا کرتے ہیں - کوئی بزرگ کیسے ہی قرآن مجید کے معارف اور حقائق بیان کرے اُن کی نظر ہمیشہ حرفوں کے مخارج ہی پر رہا کرتی ہے - وہ یہی کہے جاتے ہیں - کہ اُس نے تو قرآن کی آیت ہی صحیح قرأت سے نہیں پڑھی - یہ کیا معارف بیان کرے گا - چنانچہ ایک قاری کا حال لکھا ہے - وہ ایک بہت بڑے ولی اللہ سے ملنے چلا - جب اُن کے مکان پر پہنچا - تو اس وقت وہ صبح کے فرضوں کی جماعت کرا رہے تھے - اس نے بھی نماز پڑھنی تھی پیچھے جا کھڑا ہوا - وہ بیچارے سیدھے سادھے طور پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے - قاری صاحب نے جو سُنا - تو نیت توڑ کر چلتے بنے - کہنے لگے کہ اسے تو قرآن بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا یہ کس طرح ولی اللہ ہو سکتا ہے - واپس چلا گیا - تو رویا میں اُسے بتایا گیا - کہ اگر یہ دو رکعت اُس شخص کے پیچھے پڑھ لیتا تو نجات پا جاتا - مگر تو اپنے ہاتھ سے خود ہی محروم رہ گیا - غرض موسیقی نے نقصان ہی پہنچایا - نفع نہیں دیا - اسی لئے اسلام نے جو خدا کی طرف سے سچا اور حکیمانہ مذہب تھا اس کو پسند نہیں کیا - ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی گا بجا کر خدا کا مقرب بن گیا ہو - ایک دفعہ ایک بزرگ سے جو بھیرہ میں رہتے تھے - ایک مولوی بحث کرنے لگا - کہ حضرت سبحان اللہ راگ تو بس انسان کو پانی کی طرح بہا کر خدا تک پہنچا دیتا ہے - اور راگ کی بہت سی فضیلتیں سنائیں اور اس کو کارِ ثواب بتلایا - وہ بزرگ اُس مولوی کو لیکر چل کھڑے ہوئے - شہر میں ایک نامی گرامی طوائف رہتی تھی - اُس کے مکان پر جا پہنچے - وہاں وہ کنچنی اپنے عراقی اُستادوں سے تعلیم لے رہی تھی - یہ بزرگ بمعہ اُس مولوی صاحب کے اُس کنچنی کے سامنے جا کھڑے ہوئے - وہ انہیں جانتی تھی - کہ بڑے خدا رسیدہ ہیں - حیران ہو گئی - یہ اُس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے - اور کہنے لگے کہ آپ بڑے بزرگ ہیں - خدا رسیدہ ہیں - ولی ہیں - وہ کنچنی توبہ توبہ کرنے لگی - کہنے لگی - آج مجھ سے کیا خطا ہوئی جو مجھ کو اس طرح خطاب ہے - فرمایا - نہیں - آپ بڑی ولی ہو - ایک میری درخواست ہے - وہ شرما گئی - کہنے لگی حضور فرماؤ - انہوں نے کہا - یہ ہمارے مولویصاحب ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی اور بہن کو بھی تم گانے بجانے کی تعلیم دو - تاکہ وہ بھی تمہاری طرح اس کی برکت سے خدا رسیدہ ہو جائیں - غرض مولویصاحب بڑے نادم ہوئے اور مبہوت رہ گئے +

بعض دفعہ اس عاجز سے بھی بعض شخصوں نے یہ سوال کیا کہ اگر راگ سے کچھ بھی نفع نہیں - تو بعض صوفیا نے جنکی بزرگی مسلمہ ہے کیوں راگ سُنا ہے - اس کے جواب میں کچھ گزارش کرتا ہوں +

اصل میں بات یہ ہے کہ موسیقی کا اور دل کے جذبات اور ولولوں کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے - مثل مشہور ہے کہ گانا اور رونا کسے نہیں آتا - جیسے رونا ایک دلی جذبہ کا اظہار ہے - اسی طرح گانا بھی دلی جذبات کا اظہار ہے - اسی لئے دیکھو جنگلی سے جنگلی وحشی سے وحشی اقوام میں بھی گانا موجود ہے - اور اس قوم کے خیالات اُن الفاظ میں جو گائے جاتے ہیں صاف جھلکتے ہیں - پھر جس جس طرح جوانی کی مستی سر پر چڑھتی ہے اُسی طرح گانے بجانے کا جوش بھی ترقی کرتا جاتا ہے - اب جس طرح دلی جذبات سے گانا پیدا ہوتا ہے - اُسی طرح گانے کا اثر دلی جذبات پر پڑتا ہے - اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ گانے کا اثر دل پر ضرور پڑتا ہے اور یہ دل کے ولولوں اور جذبات میں جوش اور ہیجان پیدا کر دیتا ہے اور اُن کو ابھارتا ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ جو بھی جذبات دل میں موجود ہوں - وہی جوش میں آتے ہیں - یہ دل کو صاف نہیں کرتا - بلکہ صرف دل کے موجودہ جذبات کو جوش میں لاتا ہے - اگر محفل بزم میں شہوت کے جذبات کو ابھارتا ہے اور بدمست کر دیتا ہے تو میدان رزم میں غضب کے جذبات کو ایسا تیز کرتا ہے کہ انسان کشت و خون کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے - اسی لئے فوجوں میں بھی آج کل باجا رکھا گیا ہے - اسلام نے اسی لئے اسے اچھا نہیں سمجھا - کیونکہ دُنیا میں ایسے انسان بہت ہی کم ہیں جو نفس امارہ کے ہاتھ سے بکلی آزاد ہو گئے ہوں - اور اُن کے دل ہر ایک قسم کے نفسانی جذبات سے بکلی پاک ہو گئے ہوں - کثرت کے ساتھ حالت یہی ہے کہ دل جذبات نفسانی سے لبریز ہوتا ہے - بعض دفعہ ایک شخص خود اپنے قلب کی حالت کو سمجھ نہیں سکتا - اس کے قلب میں بعض کمزوریاں بعض جذبات کچھ ایسے مخفی ہوتے ہیں کہ وہ خود

اِس سے بے خبر ہوتا ہے اور اُس طرح اُس کے اثر سے بچا رہتا ہے۔ مگر جب دلی جذبات میں جوش پیدا ہوتا ہے تو چھپے ڈھکے سوتے جاگتے سارے ہی جذبات اُبل پڑتے ہیں۔ اور انسان طرح طرح کے گناہوں میں گرفتار ہو جاتا ہے گانے کی مثال ایک آگ کی ہے۔ اور قلب کی مثال ایک برتن کی ہے۔ جس میں کچھ پانی بھرا ہے۔ اگر اُس برتن کو آنچ دیجائے۔ تو پانی میں اگر خوشبو ہے تو وہ خوشبو دے گا۔ مگر اس پانی میں اگر کچھ بھی پیشاب یا گندگی کی ملاوٹ ہے۔ تو خطرناک بدبو پھیلے گی۔ یہی حال قلب کا ہے۔ بڑے بڑے صوفی لوگوں میں سے اگر بعض نے راگ سن لیا۔ تو بوجہ قلب نہایت صاف اور ہر ایک قسم کی گندگی سے پاک ہونے کے اُن کو ایک وجد کی حالت میسر ہو گئی۔ اُن کے جذبات پاک تھے۔ اُن سے تو خوشبو ہی اُٹھنی تھی۔ اور در اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے راگ سنا ہی کب وہ تو پہلے سے ایسی حالت میں بیٹھے تھے کہ ایک نعرہ اُسکے کان میں پڑتے ہی اسکی حقیقت کو پا کر حالت وجد میں چلے گئے۔ پھر گانے والے بکتے رہے انہیں خبر ہی نہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں بن سکتا۔ دوسرے لوگ جن میں مخفی در مخفی گندگیاں بھری ہوئی ہیں۔ وہ سوائے اس کے کہ بدبو پھیلے کبھی فایدہ نہیں اُٹھا سکتے چنانچہ آجکل لوگوں میں تو ہم نے یہی دیکھا کہ شہوت کے جذبات کو ہی تحریک ہوتی ہے۔ راگ محبت کو جگاتا تو ضرور ہے۔ مگر سب سے پہلے محبت کا آماج گاہ اکثر وہ گانے والا یا گانے والی بنجاتی ہے۔ اربابِ نشاط اور تھیئیٹروں اور سوسائیٹیوں میں جنہوں نے گانا بجانا اپنا مسلک بنا رکھا ہے یہ گند تھا سو تھا۔ اب تو بعض دفعہ یہ بھی غضب سُنا گیا کہ فلاں خوش آواز واعظ ایک عورت بھگا لے گئے۔ کیونکہ وہ اُن کے گانے پر لٹو ہو گئی تھی۔ یا یہ سُنا گیا کہ کوئی پیر صاحب کسی مراسن یا امرد قوال پر عاشق ہو گئے۔ پردہ پوشی کے لئے یہ افترا بازی کی کہ کہدیا کہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ معاذ اللہ۔ اور گرجوں میں باجا اور گانا جو اثر یورپ میں پھیلا رہا ہے وہ خود ظاہر ہے۔ اسلام تو ایسا مذہب تھا کہ وہ انسان کو گندگی سے نکالنا اور خدا کی طرف لیجانا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے تو ایسے عامہ اصول قایم کرنے تھے جن سے سب فائدہ اُٹھائیں۔ خاص خاص شخص مستثنیات میں ہوتے ہیں۔ اُن پر قاعدہ نہیں بنا کرتا۔ مانا کہ موسیقی اپنی ذات میں بُری چیز نہیں۔ جس طرح خدا نے حُسن اور متناسب اعضا ایک نعمت بخشی ہے اسی طرح خوش آوازی اور اُس کی ترتیب ایک نعمت ہے۔ مگر جوان کا اثر قلب پر جا کر پڑتا ہے وہ سوائے خاص حالتوں کے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے حُسن کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے جہاں پردہ اور نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ وہاں خوش آوازی کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے گانے بجانے سے روکدیا۔ اسلام تو پاکیزگی سکھاتا ہے اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ایک سالک راہ طریقت اپنے نفسانی جذبات کو دبائے نہ کہ اُن کو اُبھارے۔ لہذا یہ بات غلط ہے کہ گانا طریقت کی راہ پر چلنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ لوگ جو فنائیت کے رتبہ پر پہنچ گئے اور اُن کے کل نفسانی جذبات پر موت طاری ہو چکی۔ اُس حالت میں اگر اُن میں سے بعض نے گانا سُن لیا۔ تو ایک وجدانی کیفیت پیدا کرنے کے لئے تھا۔ نہ کہ طریقت کی راہ کو طے کرنے کے لئے۔ پھر یہ ایک شخصی حالت تھی۔ انبیاء جو دُنیا کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے حضرت نبی کریم صلعم جن کو خدا نے اپنے کلام پاک میں اسوۂ حسنہ فرمایا۔ انہوں نے یہ طریقہ نہیں اختیار کیا۔ بلکہ وہاں تو وجدانی کیفیت بھی پیدا کرنے کے لئے خدا کے کلام سے ہی کام لیا گیا۔ اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ جب اللہ کا ذکر کیا گیا دل تڑپ اُٹھے۔ راگ کا تکلف یہاں کوئی نہیں رکھا۔ محبت کا انتہائی مرتبہ تو یہی ہے کہ یار کے نام سے ہی دل گرما جائے۔ کسی تکلف کی حاجت نہو +

راقم عاجز

بشارت احمد عفی عنہ

مُلّانوں کی کرتوت کا ایک نمونہ

بڑے بڑے ملاں تو شہروں میں پھر کر لوگوں کو لوٹتے ہیں اور چھوٹے ملاں کسی گاؤں میں ڈیرہ جما کر اپنا حلوا مانڈہ اُڑاتے ہیں۔ قسم ثانی کے ملانوں میں سے ایک کے حالات ہمارے ایک دوست نے لکھے ہیں جو تفریح ناظرین کے واسطے درج ذیل ہیں +

(ایڈیٹر)

۱۷۔ دن ہوئے۔ ہمارے گاؤں چک نمبر ۱۹۵ جنڈانوالہ رکھ برنچہ میں ضلع گوجرانوالہ کے ایک مشہور قصبہ ایمن آباد سے قصاب قوم کے ایک مولویصاحب جو مہر علی گولڑی والے کے خادم اور جنکا نام نامی خدا بخش ہے آئے ہوئے ہیں۔ علم تو چنداں نہیں رکھتے۔ مگر جس روز سے یہاں آئے ہیں۔ اُسی دن سے اس قدر شور مچا رکھا ہے کہ لفظ لفظ پر ہمیں کافر کافر کہتے ہیں آواز میں تھوڑی بہت خوش الحانی بھی ہے۔ وعظ وکلام میں مرغوب حکایات قصّے کہانیاں اور کامن مولوی شیخ احمد کے بنائے ہوئے بہت پڑھتے ہیں۔ تھوڑے بہت ارد گرد کے لوگ بھی آ جمع ہوتے ہیں ہر وقت ان کے پاس ہجوم اور میلہ لگا رہتا ہے۔ زیادہ تر مجہول مخالفوں میں بھی اس کا تذکرہ ہے کہ احمدیوں کا مال لوٹ لو۔ اِن کو نکال دو۔ یہ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ خدا اور رسول کے منکر چار یار کے دشمن ہیں۔ اِن کو اور ان کے مولویوں کو پکڑ لاؤ۔ یہ اور ان کے مولوی ہمارا ایک ہی لقمہ ہیں۔ گھر گھر۔ ہر گلی کوچہ۔ جا بجا جہاں وہ پہنچا اٹھتے اور جہاں بیٹھتا ہے۔ ہر فرد بشر سے کہتا پھرتا ہے کہ ہم قادیان میں وہاں کے رہنے والے مولویوں کو زیر کرنے کے لئے چندبار گئے ہیں۔ پر وہ سب مولوی بھی اور ان کا مدار المہام خلیفہ نورالدین صاحب بھی ہمارے جانے پر ٹک چھپ جاتے ہیں۔ ہم پانچ پانچ چھ چھ دن تک وہاں اُن کی جستجو میں رہا کرتے ہیں۔ پر وہ کسی ایسی جگہ میں جا چھپتے ہیں کہ ہمیں ان کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ آخر ہم ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر رہ جاتے ہیں تو لاچار آ جاتے ہیں۔ پر ہم کیا کریں۔ ہائے۔ اے لوگو۔ اُن مولویوں میں سے کوئی بھی ہمارے رُو برو نہیں آتا۔ ورنہ ہم ایک نہ ایک تو ضرور کر ڈالیں۔ اگر وہ ملجائیں تو امید ہے بفضل خدا آپ کا یہ سلسلہ جہان سے اُٹھ جاتا کہ اس کی

بیخکنی ہو جاتی۔ اور تدت سے نابود ہُوا ہوتا کہ اس کا نام و نشان بھی ڈھونڈھنے سے نہ ملتا۔ غرض بدزبانی۔ بیہودہ گوئی وغیرہ جو کچھ اُن کے مُنہ میں آتا ہے بےتحاشا بکواس کرتا ہے +

(۲) اور چونکہ پہلے ہم کبھی کسی کو کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنی مناسب نہیں سمجھتے۔ نہ کبھی ہمارے خیال میں ہی آتا ہے کہ چھیڑ چھاڑ کریں۔ پر جب مخالف جبرًا سینہ زوری سے مجبور کرتے ہیں۔ تو لاچار مقابلہ کرنا بھی ضرور پڑتا ہے اور تنگ آکر مخالفوں کی روک اور تدارک کی تجویز کیجاتی ہے +

مخالف مولوی خواہ مخواہ اس شرط پر آمادہ ہُوا۔ کہ میں دو ہزار روپیہ رکھتا ہوں۔ احمدی بھی کسی دوسرے کے پاس رکھیں اور مقابلہ کریں جو فریق غالب آئے اسکو روپیہ بھی دیا جاوے۔ اور شکست خوردہ سب اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں +

ہم نے اس شرط کو قبول کیا۔ اور عرض کی کہ ہمارے جناب مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف شدہ انعامی کتابوں میں سے آپ کسی کتاب کا بلحاظ اُن شرائط تحریر شدہ کے جو آپ نے کی ہیں رد کر دیں۔ تو دو ہزار کیا۔ بلکہ دس ہزار کے مستحق ہو جاؤ گے۔ مگر قلم اُٹھانے سے پہلے آپ جملہ اخباروں میں شایع کرا دیں۔ کہ ہم جناب مرزا صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا رد کرنے پر آج سے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اِدھر سے ہم احمدی بھی شایع کراتے ہیں کہ فلاں شخص رد کرنے کو تیار ہُوا ہے اور ہم اس کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کے ذمہ وار ہیں۔ بشرطیکہ ہر مذاہب کے انصاف پسند عالم فاضلوں میں تیار کردہ رد ہر امر میں حضرت صاحب کی تقریر سے غالب ہو +

مولویصاحب نے گپ ماری کہ ایک کتاب کیا ہم تو جسقدر کتابیں حضرت مرزا صاحب کی ہیں۔ دو منٹ میں سب کا رد تیار کر دیتے ہیں۔ پر ہمارا پختہ اور مصمم ارادہ اب یہی ہے کہ یہاں کی بحث فائدہ نہیں دیتی۔ عید الفطر پڑھ کر قادیان ہی میں چل پھریں۔ وہاں خلیفہ کے ساتھ مقابلہ اور اُس کے پس و پیش کرنے کے بعد میں یک لخت جملہ کتابوں کا رد کر کے فورًا چلا آؤں۔ ہم احمدیوں نے منظور کیا۔ عید پڑھ کر مولوی صاحب کی انتظاری میں ہمراہ لیجانے کو تیار ہوئے۔ مگر دیر تک انتظاری کی۔ پھر مولویصاحب تو انکار کر گئے۔ کہ۔ ہم نہیں جاتے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ مقابلہ فریقین میں اسی جگہ ہوتا کہ سب لوگ سچ کا جھوٹ ہوتا دیکھیں۔ احمدیوں کو واضح ہو کہ قادیان سے مولوی منگا لیں۔ ہم سب کے سوالات کا جواب یک آن دینگے انجا۔ ہم احمدیوں نے یہ بھی منظور کر لیا۔ اور بہلولپور سے چوہدری عبد اللہ خاں نمبردار کو بُلا بھیجا۔ تاکہ وہ آکر نمبرداروں اور باشندگان جنڈانوالہ سے حفظ امن کا وعدہ لیں۔ اور باقی شرط اشراط بھی جو لایق مقرر کرنے کے ہوں اُن سے کر کرا لیں +

چوہدری عبد اللہ خاں صاحب معہ چند اشخاص احمدیوں کے بوقت صبح سات بجے سے اوّل اوّل جنڈانوالہ میں پہنچ گئے۔ آتے ہی جنڈانوالہ کے ہر ۳ نمبرداراں۔ ہیرا نمبردار { فتا نمبردار۔ عمرا نمبردار محمد بخش سرپنچ } اور دو ایک اور بھی بُلا لئے۔ اور اُن سے مقابلہ کی نسبت ذکر اذکار شروع کیا۔ اور اجازت طلب کی کہ اگر آپ سب کا ارادہ حق دریافت کرنے کا ہو۔ اور نیت نیک حق طلبی اور خدا جوئی کی ہو۔ تو تاریخ مقرر کر لو۔ ہم بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں وہ تاریخ مقررہ پر مناسب سمجھکر جس جس کو چاہیں گے مقابلہ کے لئے بھیجدینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بغض و عناد اور تعصب کسی دل میں نہو۔ دونو طرف سے حق طلبی کی خواہش ہو نہ جھگڑے فساد کی۔ دونو طرف سے آپس میں مولوی لوگ ہی گفتگو کلام کریں کوئی دوسرا نہ بولے اور نہ کوئی شرط روپیہ رکھنے کی بحث پر ہو۔ تو ہم لوگ احمدی عالموں کا منگانا اور مقابلہ کرنا منظور کرتے ہیں کہ علاوہ اشراط مذکورہ کے آپ حفظ امن کے بھی ذمہ وار ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ ہم احکام الٰہیہ کو محض للہ ہی سُنانا چاہتے ہیں۔ جس دِل کو اللہ چاہیگا ہدایت دیگا۔ دل ہی دل منصف رہے۔ فریقین میں کوئی دوسرے منصف مقرر کئے نہیں جائیں گے اِس طرح پر اگر آپ سب کو منظور ہو تو ہم بھی تیار ہیں۔ یہ بات قرار پاکر چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے بمعہ چار اشخاص احمدیوں کے فریق مخالف میں جاکر مولویصاحب کی خدمت میں اذکار مذکورہ بالا کی منظور کرنے کی التجا کی۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا۔ کہ ہم تو خدا کے واسطے سُننے سُنانے کی کچھ خواہش نہیں رکھتے۔ جاؤ۔ ہمارے پاس بیجا درخواست مت کرو۔ تم تو کافر ہو تمہارا مال اسباب لوٹ لینا فرض ہے۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جزاک اللہ۔ ہم تم کو کافر نہیں کہتے اور چلے آئے +

(۳) دس منٹ کے بعد مولویصاحب نے دو پیغام رسانوں کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ اگر منظور ہو تو مباہلہ اس قسم کا ہم کرنے پر تیار ہیں کہ چار آدمی احمدیوں کے اور چار ہمارے الگ الگ کوٹھڑیوں میں دروازے بند کر کے دیئے جائیں۔ تین دن کے بعد جنکی صورت و شکل بدل جائے۔ وہ جھوٹے سمجھے جائیں۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہم بلا اجازت حضرت خلیفۃ المسیح کے کچھ کہہ نہیں سکتے اگر وہ اجازت بخشیں تو ہم مطابق قرآن کریم کے مباہلہ منظور کر لینگے۔ مولویصاحب کی قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کی مرضی ہو تو ہم اپنے ہادینا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ جواب آنے پر مباہلہ کیا جاوے گا۔ مولویصاحب کو چاہیئے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی میدانِ مباہلہ میں کھڑے ہونے کے لئے بُلا لیں۔ اہل و عیال کا نام سُنتے ہی مولویصاحب بدل گئے۔ کہ ہم نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پردہ ہے کرنا ہے تو ہم اکیلے ہی کرینگے جس طرح ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کو ہم نہیں جانتے +

(۴) مولویصاحب موصوف نے پھر مکرر کہلا بھیجا کہ ہم حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی کسی انعامی کتاب کا رد کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ احمدی دس ہزار روپیہ نقد پہلے جمع کر دیں +

چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے تین کتابیں حضرت صاحب کی تصنیف میں سے انعامی پیش کیں (براہین احمدیہ و اعجاز احمدی وغیرہ) اور دس ہزار روپیہ گرہ سے دینے کا اقرار نامہ تحریر کر دیا کہ جملہ اخباروں میں قلم پکڑنے سے پہلے شایع کر دو کہ ہم آج کی تاریخ سے حضرت صاحب کی فلاں کتاب کا رد کرنے کے لئے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اور فلاں شخص دس ہزار روپیہ رد تیار ہونے پر ادائے کرنے کا ذمہ وار ہے۔ ہم بھی اِدھر سے جملہ اخباروں میں شایع کراتے ہیں۔ کہ مولوی خدا بخش صاحب ایمنا آبادی حضرت صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا رد تیار کرنے پر قائم ہوئے ہیں۔ اور ہم دس ہزار روپیہ انعام کرینگے۔ بشرطیکہ تمام مذاہب کے عالموں میں بلحاظ اُن شرائط کے جو خود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر

کردی ہوئی ہیں۔ اگر رد ہر امر میں افضل ہو۔ اور کوئی نمبر بھی نہ ٹوٹے۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلےٰ ہو۔ تو دس ہزار روپیہ دیا جاوے گا۔ ورنہ رد کنندہ سے اُسی قدر لیا جاوے گا۔ مولوی صاحب یہاں سے بھی فرنٹ ہوئے۔ اور کسی بات پر قایم نہ ہوئے۔ آخر چوہدری عبداللہ خانصاحب چار بجے کی گاڑی پر چلے گئے۔ اور شام کو مولویصاحب نے نمبرداران کی معرفت چوکیداروں سے گاؤں میں منادی کرادی کہ احمدی کافر ہیں حقہ پانی بند۔ ان سے کوئی لین دین نکرے نہ پاس بیٹھے۔ ورنہ اُس پر تعزیر لازم آئے گی۔ مولویصاحب نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہم کو چھ ماہ قید کردینے کا سرکار سے اختیار حاصل ہے اور ہم کو ماہوار تین سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے ہم حمایت اسلامیہ لاہور کے اعلے ممبر کمیٹی ہیں مولویصاحب یہ بھی گپ چھڑپ مارتے ہیں کہ ہمارا دس ہزار مرید ہے ایسی ایسی باتیں مولویصاحب ہر جگہ کہتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے تنگ کرنے میں اپنے گزارے کی صورت نکالتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے اور راہ حق پر لاوے ؛

یکے از احمدیاں
چک ۱۹۵ جنڈانوالہ- رکھ برنچہ

انجم کا ستارہ بنارس میں کیوں ٹوٹا

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے لائق ہمعصر ایڈیٹر انجم کہاں بنارس کے نجشیوں کے قابو میں آگئے ہیں۔ ایک نے تو انہیں مکان پر رکھ کر اپنا مطیع بنایا۔ اور دوسرے انہیں کے قرابت دار اب ان کی حقیقت کھولتے ہیں۔ جو درج ذیل ہے ؛
(ایڈیٹر)

مجبی مکرمی قبلہ مفتی صاحب دام ظلکم
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ مولوی اندھا پل والے اور اُسکے معین و مددگار حاجی قادر بخش کیحالت تو آپ لوگوں پر بخوبی روشن ہے اُن سے جہانتک ہوسکا ہمارے سلسلہ کی مخالفت میں انہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اب جب ہر طرح سے عاجز ہوگئے تو دوسرا پہلو اختیار کیا۔ یعنی غریب الوطن مسافروں اور نوواردوں کے بہکانے اور دھوکہ دینے کی ڈیوٹی اپنے سر پر مڑھ لی۔ چنانچہ جب کوئی مسافر بنارس میں آجاتا ہے تو اوّل سے شیشہ میں اُتارا جاتا ہے بعدہ اسبات پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ جاکر ہم سے اس غرض سے بحث مباحثہ کرے تاکہ کسی قسم کا جھگڑا فساد ہو۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ع من خوب می شناسم پیران پارسا را۔ یا اُنکی دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی امت میں مشہور کریں۔ کہ ہم نے فلاں مولوی بھیجا تھا جسنے احمدیوں کو لاجواب کردیا۔ المختصر عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ ایک شخص عبدالشکور نامی بنارس میں وارد ہوا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مولوی کے خطاب سے مشہور ہے اور اخبار النجم کا اڈیٹر بھی ہے کسی طرح سے انہوں نے جناب قبلہ مولوی الٰہی بخش صاحب کا نام سُنا اس لئے آپ سے ملاقات کیلئے شہر سے چل پڑے۔ راستہ میں عبدالحمید صاحب احمدی ولد حاجی قادر بخش مذکور سے ملاقات ہوئی۔ بنارس کے ایک وکیل بھی عبدالشکور کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملنے کا اشتیاق ہے اُن سے ملاقات کیا چاہتے ہیں۔ اسپر عبدالحمید صاحب نے وعدہ کیا کہ بعد مغرب آپ کو لے چلونگا۔ اس وقت کسی کام کیلئے جاتا ہوں۔ یہ کہکر عبدالحمید تو آگے بڑھ گئے اور وہ وکیل اور مولوی عبدالشکور حاجی قادر بخش کے مکان پر نازل ہوئے پھر کیا تھا۔ بہار آمد کہ از گلبن ہمی بانگ ہزار آید۔ ہمارے مخالف پہلوانوں کی باچھیں کھل گئیں اور اس موقع کو نسو عید سے بڑھ کر سمجھا۔ القصہ مولوی عبدالشکور کو ایسی پٹی پڑھائی گئی کہ "ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد کا مصرع اُنپر صادق آگیا۔ اور اُن کا چند منٹوں کا اشتیاق ملاقات تعصب و بغض سے بدل گیا۔ ممکن ہے کہ وہ اس سلسلہ عالیہ سے عداوت پہلے سے رکھتے ہوں۔ مگر اسوقت نو سونے میں سہاگہ ملگیا۔ معتبر ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرت مولویصاحب سے یہ کہا گیا کہ اگر مباحثہ کی نوبت پہنچ جائے تو حیات مسیح پر گفتگو نہ کیجیے گا۔ شائد یہ خوف تھا کہ حیات ثابت کرنے میں انہیں کی وفات نہو جائے۔ الغرض مولوی عبدالشکور بعد مغرب ہمارے یہاں پہنچے اُسدن انجمن کا روز تھا کل احمدی احباب جمع تھے پہلے اُنہوں نے اِدھر اُدھر کی باتیں کیں چلتے وقت حضرت مولانا صاحب سے دو ایک سوالات کرنیکی اجازت مانگی۔ اُنکو اجازت دیگئی مگر اُنہوں نے اُن جوابوں کے لکھنے میں دیانتداری و ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ اپنی ایسی بہت کچھ بک گئے اور جو کاری چوٹ اُنپر بیٹھی اُسکو بڑے تحمل سے برداشت کرلیا اور درج اخبار نہیں کیا جناب والا ذیل میں چند ضروری نوٹس اُس مضمون کے متعلق جو النجم میں چھپا ہے درج کئے جاتے ہیں ؛

تین بیٹے اُنکے قادیانی ہوگئے ہیں۔ کیا خوب اگر مولوی عبدالشکور صاحب ایڈیٹری چھوڑکر محکمہ پولیس وغیرہ میں مامور ہوجاتے تو اُنکی خدمتیں نہایت کار آمد و قابل قدر ہوتیں۔ کیونکہ یہ اپنی تحقیقات میں ایک نمبر زیادہ ہی رکھتے۔ اجی مولویصاحب اگر آپ ناجرای سے پوچھتے تو وہ بتلادیتی کہ میری کے بیٹے احمدی ہوگئے اور اس طرح آپ غلط تحقیقات کے الزام سے بچ جاتے معلوم ہوتا ہے کہ سوالونکے دندان شکن جواب سے آپ بالکل گھبرا گئے (حاجی قادر بخش کے دو بیٹے احمدی ہیں) بیٹے باپ کے جانی دشمن الخ۔ مولویصاحب اگر آپ دیانتداری اور ایمانداری سے کام لیتے تو جھوٹے الزام لگانے کے گناہ سے بچ جاتے۔ آپ اسبات کا ثبوت دیں کہ باپ بیٹوں میں اسوجہ سے دشمنی ہو گئی کہ بیٹے احمدی ہوگئے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آپ ہرگز ہرگز نہ دے سکینگے (اصل واقعہ نفاق یہ ہے کہ حاجی قادر بخش نے اپنی کل جائداد اپنی زوجہ ثالث اور اُسکی اولاد کے نام کردی ہے۔ دو بیٹے جو احمدی ہیں۔ وہ پہلی بی بی سے ہیں۔ جائداد کا جھگڑا ۱½ سال سے ہے یہ لوگ احمدی چار ماہ سے ہوئے ہیں) چند قادیانی اصحاب الخ آپنے بالکل افترا سے کام لیا ہے کہ چند احمدی آپکے پاس بغرض ازالۂ شکوک گئے۔ آپ ایک کا بھی نام نہیں بتلا سکینگے۔ مولویصاحب اگر کچھ ایمان ہو تو کہو کیا تم نے اثنائے گفتگو میں یہ نہیں کہا تھا کہ میں مباحثہ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ میرے چند شکوک ہیں اُنکو رفع کرادونگا۔ پھر اخبار میں لکھتے ہو کہ میں مباحثہ کرنے گیا تھا مگر مولوی الٰہی بخش صاحب راضی نہیں ہوئے۔ !!!

ایک صاحب اُنہیں کی جماعت . . . . . . مصروف کرونگا عبدالحمید صاحب احمدی کے ہمراہ مولوی عبدالشکور اور وکیل دونوں آئے اور اُنسے یہ کہا گیا کہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملاقات کرونگا۔ بحث مباحثہ کا بالکل ذکر نہیں تھا۔ مولویصاحب یہ آپکی بالکل من گھڑت ہے شائد احمدیوں کے خلاف جھوٹ بولنا آپ نے جائز رکھا ہے۔ متوسط صاحب نے جنکو یہ معلوم تھا . . . . . ملتوی رکھیے۔ ہرگز انہوں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ کل آپ میرے یہاں دعوت کھاکر تشریف لیجایئے آپنے قطعی انکار کیا۔ پہلا سوال۔ جسوقت یہ سوال پیش ہوا حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ مہدی کا ماننا ضروری۔ کیونکہ ضروری کی نسبت پیشگوئی حدیثوں اور خدا کی کتاب سے بھی ثابت ہے۔ مولوی عبدالشکور صاحب نے کہا کہ حدیث نہیں بلکہ قرآن شریف سے ثبوت دیجیے۔ اسپر جناب مولانا صاحب نے آیۃ وعد اللہ الذین امنوا الخ پڑھی۔ عبدالشکور نے کہا منکم سے مراد وہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے۔ تب حضرت مولویصاحب نے آیۃ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ پڑھی اُس نے جواب دیا کہ یہاں منکم کا لفظ عام ہے اور پہلی آیت میں خاص۔ اُسپر ایک دوسرے شخص نے کہا کہ منکم کے معنے آپ دونوں جگہ عام لیجیے یا دونوں جگہ خاص۔ اگر خاص لیتے ہیں تو آپ لوگ تمام دقتوں سے بچ جاوینگے اور کلام شریف

جدید پروگرام دربار دہلی

دربار دہلی کا ایک جدید پروگرام سرکاری طور پر شائع کیا گیا ہے جس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

پنجشنبہ۔ ۷ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ۱۰ بجے دن کے ورود مسعود شہنشاہ معظم ملکہ معظمہ ۳ بجے سے ۵ بجے سہ پہر تک ملاقات مہاراجگان و نوابان۔

جمعہ۔ ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات مہاراجگان و نوابان شہنشاہ ایڈورڈ آنجہانی کی یادگار کا پتھر نصب کرنے کی رسم سہ پہر کو ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر ڈنر پارٹی رات کے آٹھ بجے۔

شنبہ۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات راجگان و نوابان۔ ساڑھے تین بجے سے پولو اور فٹ بال کے معرکوں کے سیمی فائنل میچ۔

یکشنبہ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ساڑھے ۱۰ بجے ادائے نماز ملٹری کمپنیاں

دوشنبہ۔ ۱۱ دسمبر پولو کے میدان میں پلٹنوں کو جھنڈے عطا کرنے کی رسم ساڑھے گیارہ بجے۔ پولو کا آخری میچ۔ ۲½ بجے۔

سہ شنبہ۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ دربار شاہی ۱۲ بجے دن کے سرکاری ضیافت اور ریپشن ۹ بجے رات کے۔

چہارشنبہ۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ پر والینٹر افسران و ہندوستانی افسران فوج کی باریابی شہنشاہ معظم کے کیمپ میں۔ ساڑھے تین بجے۔ اور بادشاہی میلہ رات کے آٹھ بجے ڈنر پارٹی

پنجشنبہ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ساڑھے دس بجے فوج کا ریویو۔ ساڑھے تین بجے ہاکی میچ تمغون کا دربار۔ ساڑھے ۹ بجے رات کے

جمعہ۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ۱۱ بجے دن کے معائنہ پولیس میدان پولو میں ۳ بجے سے فوجی ٹورنامنٹ اور دوڑیں ۹ بجے شب کے مکہ بازی کا کھیل معرکہ۔

شنبہ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء ایک بجے دوپہر شہنشاہ و ملکہ معظمہ کی رخصت دہلی سے۔

ریلوے سروس

دربار میں شامل ہونے والوں کی سہولت کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۱۰ نومبر سے ایک نئی ٹرین چلانی شروع کی ہے جو لاہور سے ۷ بجے شام کو روانہ ہو کر براہ فیروزپور۔ بھٹنڈہ ۸ بجے صبح دہلی (کنگوے سٹیشن) میں پہونچا کرے گی۔ دس بجے واپس ہو کر دوسری صبح کے دس بجے لاہور میں پونچیگی۔

ہڑتال بند کرنے کی صحیح ترکیب

کچھ عرصہ ہوا کہ ڈیرہ بابا نانک صاحب اور اس کے گرد و نواح کے دھوبیوں نے ایکا کرکے قرار دیا کہ دھلائی کی شرح بڑھا دی جاوے۔ آئندہ دو تہی کی دھلائی دو آنے۔ قمیص کی دو آنے استری شدہ کپڑا دو پیسے۔ بچوں کا کپڑا ایک پیسہ لیا جاوے۔ اور اگر کسی دھوبی سے کوئی کپڑا گم ہو جائے تو وہ اس کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

لیکن شہر والوں کو بھی خوب ہی سوجھی انھوں نے بھی اتفاق رائے سے یہ قرار دیا کہ بزاز دھوبیوں کو مُردے کا کفن نہ دیں۔ اور بنیا کھانے پینے کی چیزیں نہ دے یہ جواب سنتے ہی دھوبیوں کو ہوش آگئی اور چپ چاپ بدستور سابق کام کرنا شروع کر دیا۔ (اٹال گزٹ)

اٹلی میں ایک سپاہی کی ماں اپنے بیٹے کو خط میں لکھتی ہے "میرے بیٹے افسوس ہے کہ تجھے اپنی خواہش کے خلاف گورنمنٹ کا حکم ماننا پڑے گا..... میرے بیٹے میری بات کو سن اور میری نصیحت کو سن۔ فوج میں تجھے آگے بڑھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے ہمیشہ پچھلی صف میں رہنا اور سامان رسد کے خصوصاً پانی کے نزدیک رہنا" یہ خط اس سپاہی نے اپنے ایک مسلمان دوست احمد رفیق کو فرانس بھیجا ہے اور انھوں نے اخبار میں چھپوایا ہے۔

طرابلس کی قاضی کی بیوی اپنے بیٹے کو خط میں لکھتی ہے "تمہارے والد جو کل شہید ہو چکے ہیں۔ انھوں نے تجھے اسماء بنت ابی بکر کی استان سائی تھی۔ اسماء نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جو نصیحت کی تھی۔ تو وہ تمہیں یاد ہو گی۔ میں تم سے اتنی بات کہتی ہوں کہ تم بھی انہیں کی اولاد ہو جاؤ اللہ کی راہ میں اپنے خاندان کا نام روشن کرو۔ اسماء کی نصیحت یہ ہے۔ بیٹا جاؤ حق کے لئے جان دے دو تمہارے ساتھی شہید ہو چکے۔ دنیا میں آخر کب تک رہنا ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

ہمارے قیصر جارج مدینہ میں سوار ہند کو آرہے ہیں ان کی خاطر ترکوں نے اپنے مینار روشن کر دیئے ہیں۔ دربار دہلی کی طیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں دہلی میں ملٹری پولیس کو بلا وارنٹ گرفتاری کا اختیار دیا گیا ہے۔ دربار کے سبب محمڈن کانفرنس کا اجلاس ۷۔ ۸۔ ۹ دسمبر کو مقرر ہوا اور مسلم لیگ کا اجلاس مارچ ۱۹۱۲ء میں ہوگا۔ خبر ہے کہ بہار اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور کی ایک علیحدہ لفٹنٹی قائم کرنے کی تحریک ہوئی ہے۔ جے پور کی ایک لیڈی ڈاکٹر بسم اللہ خانم صاحبہ نے ٹریپولی جانے کا عزم کیا ہے ایک اخبار کی تجویز ہے کہ ریل میں سفری گرداور ہوں جو مسافروں کے آرام کا خیال رکھیں۔ بات تو عمدہ ہے بشرطیکہ مسافروں پر اس سے کوئی نیا ٹیکس نہ لگ جائے۔ لارڈ کچنر نے مصر کا اخبار بند کرا دیا ہے۔ پٹواریوں نے بھی گورنمنٹ میں میموریل دیا ہے کہ تنخواہ کم ہے اور کام بہت ہے۔ دادا بھائی نے تجویز پیش کی ہے کہ سول سروس کا امتحان آئندہ انڈیا میں ہوا کرے اور یہ بادشاہ کے آنے کی یادگار رہو۔ مسٹر گزٹ نام ایک اخبار لاہور سے نکلتا تھا معلوم ہوا ہے کہ اب پھر جاری ہے۔ ہمارے ایک دوست بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ امسال حاجیوں کو سخت تکلیف پہونچی اس قدر کثیر التعداد میں آگئے کہ جہاز والوں نے کرایہ چوگنا کر دیا جن کے پاس تھا وہ چلے گئے۔ باقی بیچارے ابتک پریشان بھیک مانگتے پھرتے ہیں بخارہ کے حاجی جو سال گذشتہ میں آئے تھے ان میں سے اکثر ابتک بوجہ نہ ہونے کافی روپے کے سڑکوں پر پڑے ہیں دن کی دھوپ رات کی شبنم میں گذارہ کرتے ہیں بارش میں ایک کپڑا تان لیتے ہیں اور بڑے میلے رہتے ہیں جب انکو دیکھو۔ جوئیں ان پر رہے ہیں۔ بڑی حالت ہے اللہ ان پر رحم کرے۔ زنجبار کے سلطان لنڈن چلے گئے اور تخت سے دست بردار ہوتے۔ انتظام سلطنت برٹش کے سپرد کیا۔ کنانور کے موپلا مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ والینٹر فوج کو اپنی مسجد کے آگے سے گذرنے نہ دینگے الہ آباد کے وکیل پنڈت سندر لال نے ہندو یونیورسٹی کو دس لاکھ کا عطیہ دیا۔

جنگ ٹریپولی برابر جاری ہے۔ جو خبریں مصر اور قسطنطنیہ سے آتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اٹلی کا قافیہ تنگ ہو رہا ہے۔ اٹلی فوج اپنی جہازی توپوں کی حفاظت میں کنارے پر پڑی ہے باقی سب ترکوں کا قبضہ ہے ترک برابر حملے کرتے ہیں اور ہزاروں اٹالین گرفتار قتل اور مجروح ہو گئے ہیں۔ رویٹر خبروں کے بھیجنے میں سست ہے۔ روزانہ اخبار عموماً خالی جاتے تھے۔ ۱۰ نومبر کو قلعہ مین میں سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوئے مگر اطالین لوگوں کا سخت نقصان ہوا۔ ۱۰ نومبر کو بھی سخت جنگ ہوئی تھی۔

رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی کی چٹھی

رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی سی۔ آئی۔ ای کی جو چٹھی اخبار ٹائمز میں شائع ہوئی تھی اور جس کا حوالہ رویٹر نے اپنے تار میں دیا تھا اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ "بابت سلطنت برطانیہ یا عالمگیر امن کی اغراض کے لئے مفید نہیں ہو سکتی کہ ٹرکی کے ساتھ اٹلی کی جنگ سے مشرق میں جو نتائج پیدا ہو رہے ہیں ان پر پردہ ڈالا جائے اس خیال کی بنا پر میں آپ کی توجہ دو باتوں کی طرف منعطف کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے خاص طور پر معنی خیز ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جنگ سے تمام اسلامی دنیا میں بہت بڑا جوش اور رنج اور غصہ کے اظہار میں اس وقت تک مسلمانوں کا ضبط قابل تعریف ہے برٹش انڈیا جنوبی افریقہ اور دیگر مقامات میں اٹلی کے غاصبانہ فعل کے خلاف جو عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے ہیں ان کی خبر اس ملک کے ان بڑے بڑے اخبارات تک نہیں پہونچی جو عام رائے کا آئینہ خیال کئے جاتے ہیں۔ تاہم یہ امر واقعی ہے کہ اسلامی دنیا میں جوش اور غصہ نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ اس کا اثر اسلامی دلوں پر گہرا پڑا ہے دوسری بات جو اور بھی زیادہ تشویش اور خطرہ کا پہلو لئے ہوئی ہے یہ ہے کہ اطالوی اس عجیب جنگ پر ایک مذہبی رنگ چڑھانے کے خواہشمند نظر آتے ہیں کچھ عرصہ ہوا کہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ پاپائے روم نے اطالوی امیر البحر کو ایک مقدس تسبیح اس غرض سے بھیجی تھی کہ اسے علم بردار جہاز میں اس نیت سے لٹکایا جاوے کہ یہ ترکوں پر فتح پانے کی علامت ثابت ہوگی اور اب پاپا کوان کے ڈیلیگیٹ (امیر البحر) نے اپنے ایک عریضہ میں یہ اطلاع دی ہے کہ طرابلس میں صلیب کا جھنڈا کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ چند دن ہوئے۔ لنڈن میں ایک اطالوی نے ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ترکوں کو یورپ سے خارج کر دیا جاوے اور روئے زمین پر انہیں یہودیوں کی طرح منتشر کر دیا جاوے اسی قسم کی امیدیں اور خواہشیں دوسرے مقامات میں بھی ظاہر کی گئی ہیں

اب میں ان تمام حضرات سے جو عارضی موقع شناسی یا ہنگامی مصلحت پر وہی پر سلطنت برطانیہ کے دیرپا اغراض و مقاصد کو ترجیح دیتے ہیں یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ان دونوں باتوں کا جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کیا انجام ہوگا؟ مشرقی دنیا میں قیام امن کے لئے بلا شبہ سب سے بڑی ذمہ داری انگلستان پر عاید ہوتی ہے چالیس کروڑ انسانوں کی فلاح و بہبود کی باگ انگلستان کے ہاتھ میں ہے اس چالیس کروڑ آبادی میں جتنے مسلمان پورے دس کروڑ ہیں بحیثیت ایک برطانوی رعایا کے میں نے سالہا سال سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہمدردی اور اخوت کا رشتہ قائم کرنے کی محنت کی ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ انگلستان کے لئے یہ اہم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی اس بڑی امانت کی خاطر جو اس کے سپرد ہے جتنے الامکان اس یکطرفہ جنگ کا خاتمہ جلد ایک ایسے ڈھنگ سے کرایا جاوے جو کہ منصفانہ اصول پر مبنی ہو کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ انگلستان بین الاقوامی قانون کی حفاظت کے لئے تنہا جنگ کرے لیکن میرا یہ خیال یقیناً صحیح نہیں ہے کہ جو آواز ظلم اور بے انصافی کے خلاف کامیابی کے ساتھ اکثر بلند ہوتی رہی ہے اب بھی بغیر جابرانہ کارروائی کے اپنی شنوائی کا راستہ نکال

فہرست مبایعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں قاسم صاحب مع اہلیہ معرفت محمد اسمٰعیل مدرس امریکن مشن سکول سیالکوٹ ✢

میر سید لدار علیصاحب برادر میر بشارت علی - بشارت منزل حیدر آباد دکن ✢

عمر صاحب } معرفت محمد رمضان صاحب اسسٹنٹ سرجن ظفروال
مرزا عمر صاحب }

اہلیہ حسین خاں صاحب - کاٹھ گڑھ ہشیارپور ✢

احمد خاں صاحب کنسٹیبل - پولیس لائن فیروزپور ✢

شاہ قاسم علی صاحب - محلہ جلال الدین چک ✢

محمد علی صاحب اختر قریشی - طالبعلم سکنڈ کلاس مونگیر بنگال ✢

سید نذیر حسین صاحب وٹرنیری دفعدار - رسالہ شتران ۵۴ چھاونی لاہور ✢

محمد منیر الدین صاحب - کلکتہ - ڈاک خانہ مٹیا برج ✢

مولوی ابوالفضل مظہر حسین صاحب - نونی ہاٹ سنتال پرگنہ ✢

سردار ولد محمد بخش صاحب - گھالیاں - ستراہ - سیالکوٹ ✢

سید عمر الدین صاحب دوست محمد راج مستری - سارا گھاٹ ایسٹ بنگال

عیدکارڈ و عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جسقدر مقبول ہوئے ہیں - اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے - انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانے پڑتے ہیں چونکہ عید آنیوالی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیئے تا کہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں ✢

رومال ریشمی مسنون اشعار و احادیث سے مزین فی ۶/ درجن للعہ
رومال پارچہ " " " " ۲/ " ۱۸/
رومال کاغذی " " " " " ۶/
عیدکارڈ لفافہ بند جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین فی ا/ درجن ۱۲/
عیدکارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے فی ۰/ درجن ۶/
عیدکارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی / درجن ۳/

المشتہر

منیجر عیدکارڈ و عید رومال - لاہور - اندرون دہلی دروازہ

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ✢

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں - باشندگان میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی ✢

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جکی عمر ۲۳ سال - گندم رنگ جسم اور قد میانہ - ظاہری ہر ایک عیب سے پاک - قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار - بخت و پز قطع و برید دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت میں شریف خانداں کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع - میرٹھ - دہلی - مظفر گڈہ - سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ساتھ ۴/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ✢

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ - ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں - دفتر بدر میں اطلاع دیویں ✢

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ✢

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ ستر روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں ✢

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ✢ محمد امین - فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ ✢

(۸) ایک لکھے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قابل ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ✢